Regd. No. P/GDP-3
Phone No. 35

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

خصوصی اشاعت

ادارۂ تحریر
ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان

مسیح موعود نمبر

بابت

۲۱ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

(مطابق)

۱۴ امان ۱۳۶۴ ہش

۱۴ مارچ ۱۹۸۵ء

جلد ۳۵	شمارہ ۱۱

شرح چندہ

سالانہ ——— ۳۶ روپے

ششماہی ——— ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک — ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ——— ۷۵ پیسے

مسیح موعود نمبر ———

اداریہ

۲۳ مارچ ـ جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس

مامورین الٰہی چونکہ فنائیت کے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں اس لئے طبعاً وہ اپنے لئے گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی کو ہی پسند کرتے ہیں اور اُس وقت تک اپنے آپ کو دنیا پر ظاہر نہیں کرتے جب تک خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر اُنہیں کھینچ کر خلوت سے جلوت میں نہیں لے آتی ۔

مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اگرچہ اوائل ۱۸۸۲ء سے ہی بذریعہ وحی ماموریت کا انکشاف ہونا شروع ہو گیا تھا مگر ایک عرصہ تک آپ کا ذہن اس طرف منتقل نہیں ہوا کہ تواتر کے ساتھ نازل ہونے والی اس وحی سے اللہ تعالیٰ کا اصل منشا کیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر آپ کو روحانیت کے کس بلند ترین منصب پر فائز کرنے کا ارادہ کر چکی ہے ؟ آپ کی توجہ اس طرف منتقل ہوتی بھی کیونکر جبکہ خود آپ اپنے لئے کسی عہدہ کے خواہاں نہیں تھے۔ بلکہ گوشۂ تنہائی میں رہ کر ہی اسلام کی قلمی و لسانی خدمات بجالانے میں فخر محسوس کرتے تھے ۔

یہ صورت حال قریباً آٹھ سال تک جاری رہی اور اس عرصہ کے دوران جب بھی کسی مرید باصفا نے آپ کی خدمت میں بیعت کی درخواست کی حضرت اقدس نے اُسے یہی جواب دیا کہ " لَسْتُ بِمَامُوْرٍ " (میں مامور نہیں ہوں) چنانچہ ایک دفعہ مولانا عبدالقادر صاحب کی طرف سے باصرار اسی خواہش کا اظہار ہونے پر آپ نے اُنہیں تحریر فرمایا :-

" اِس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض اِلی اللہ غالب ہے اور ...... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوندکریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلّف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔ لَعَلَّ اللہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔"

(حیات احمدؑ ـ جلد دوم نمبر دوم صفحہ ۱۳-۱۴)

حضور علیہ السلام کا یہ مختصر جواب یقیناً آپ کے اُس فطری اور طبعی میلان کا آئینہ دار تھا جو ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مامورین کا شعار رہا ہے ۔ بالآخر آپ کے مریدان باصفا کی یہ دلی خواہش بر آئی اور ۱۸۸۸ء کے اواخر میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بیعت لینے کا بایں الفاظ ارشاد فرمایا :-

" اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ ۔ یَدُ اللہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۔" (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۲)

یعنی جب تو عزم کر لے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی) کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہوگا ــــ اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور غیر مبہم ارشاد کی روشنی میں سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے اسی تاریخ کو " تکمیل تبلیغ اور گزارش ضروری" کے عنوان سے ایک اشتہار کے ذریعہ بیعت کا عام اعلان فرمایا۔ جس میں حضورؑ نے صرف ایسے مریدان باصفا کو سلسلہ بیعت میں شمولیت کی دعوت دی جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہو اور جو اپنے ایمان میں پختہ ہوں۔ حضورؑ نے تحریر فرمایا :-

" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں اُن کا غمخوار ہوں گا۔ اور اُن کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میری دُعا اور میری توجہ میں اُن کے لئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں۔"

اسی اشتہار میں حضورؑ نے وہ دس ربّانی شرائط بیعت بھی درج فرمائیں جو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان شرائط بیعت کو ہم اپنے قارئین کے افادہ کے لئے بدر کے اس شمارہ میں علیحدہ درج کر رہے ہیں جن کے مطالعہ سے ہر سعید الفطرت اندازہ کر سکتا ہے کہ جو ربانی جماعت قرآن و سنت پر کلّی عمل پیرا ہونے کے ساتھ مامور زمانہ کی طرف سے عائد کردہ ان دس شرائط بیعت پر بھی کاربند ہو عملی اور اعتقادی اعتبار سے اس میں اور دوسری جماعتوں میں کیا فرق ہونا چاہیئے ۔

اس اشتہار کی اشاعت کے بعد حضور لدھیانہ تشریف لے گئے اور وہاں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو آپ نے حضرت منشی احمد جان مرحومؓ کے مکان پر اپنے مریدان باصفا کی پہلی بیعت لی جس سے چالیس خوش نصیب صحابہؓ مشرف ہوئے۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص سے اُس کے برگزیدہ مامور کے ہاتھوں اُس پاکباز روحانی جماعت کا قیام عمل میں آیا جس کی نسبت حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا کہ :-

" خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا .... (وہ ناقل) اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا ...... یہاں تک کہ اُن کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔"

۲۳ مارچ کا مبارک دن جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے ان عظیم اور عظیم الشان وعدوں کو ہر سال پہلے سے کہیں زیادہ آب و تاب کے ساتھ پورا ہوتے دیکھنے کے بے شمار ایمان افروز مواقع فراہم کرتا ہے وہاں ہمیں اُن گرانبار ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتا ہے جو مامور زمانہ اور اُس کے خلفاء عظام کے مبارک ہاتھوں پر اقرار بیعت کرنے کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ذمہ داریوں کو بطریق احسن پورا کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

(خورشید احمد انور)

اخبار احمدیہ

قادیان ۔ ۱۰ امان (مارچ) ـ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں الحمد للہ ــــ احباب کرام اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

○ ـ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان آج ہی بعض اہم ذاتی کاموں کے سلسلہ میں چند روز کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے آمین ۔

○ ـ مقامی ـ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ حرم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ـ الحمد للہ ۔

★ ـ ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔

پروپرائیٹر ـ صدر انجمن احمدیہ قادیان ★

قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں

جہاں تک میری دُور بین نظر کام کرتی ہے تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں

میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا!

اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) — "میں بڑے دعوٰی اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳)

(۲) — "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا۔ اور تجھے غلبہ ہو گا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا۔"

(انوار الاسلام - صفحہ ۵۴)

(۳) — "میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۸)

(۴) — "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ .... دنیا میں

ایک ہی مذہب ہو گا (یعنی اسلام) اور ایک ہی پیشوا (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین - صفحہ ۶۴ و ۶۵)

(۵) — "یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو سنو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

(تجلیات الٰہیہ - صفحہ ۱۷-۱۸)

(۶) — "اس ملک کی ہر ایک قوم کے بعض دشمنوں نے مجھے نابود کرنا چاہا اور ناخنوں تک زور لگایا اور بہت کوششیں کیں لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے کسی قوم کو یہ فخر نصیب نہ ہوا کہ وہ کہہ سکے کہ ہم میں سے کسی شخص نے اس شخص کے تباہ کرنے کیلئے کسی قسم کی کوشش نہیں کی۔ اور ان کی کوششوں کے برخلاف خدا نے مجھے عزت دی اور ہزار ہا لوگوں کو میرے تابع کر دیا۔ پس اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو کیا تھا؟ کس کو معلوم نہیں کہ سب قوموں نے اپنے اپنے طور پر زور لگایا کہ تا مجھے نابود کر دیں مگر میں ان کی کوششوں سے نابود نہ ہو سکا۔ بلکہ میں دن بدن بڑھتا گیا یہاں تک کہ دو لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہو گئی۔ پس اگر خدا کا ایک پوشیدہ ہاتھ میرے ساتھ نہ ہوتا اور اگر میرا کاروبار محض انسانی منصوبہ ہوتا تو ان مختلف تیروں کا جو ایک ہی تیر کا حکم رکھتے تھے ضرور میں نشانہ بن جاتا اور کبھی کا تباہ ہو جاتا اور آج میری قبر کا بھی نشان نہ ہوتا۔ کیونکہ جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اُسکے بارے میں یہی پیشگوئی آئی ہے۔ وجہ یہ کہ خدا خود اس کا دشمن ہوتا ہے۔ مگر خدا نے ان لوگوں کے تمام منصوبوں سے مجھے بچا لیا جیسا کہ اس نے پچیس برس پہلے خبر دی تھی۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۵۰-۴۹)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر نبوت (نومبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

> سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ — ایڈیٹر

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ
اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا
زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ اسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى
الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۗ
اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ
بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

(سورۃ فاطر آیت ۴۳ تا ۴۶)

گزشتہ خطبے میں میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کی تھی اس میں

دو گروہوں کا ذکر

تھا، ایک وہ جو اپنی عزتیں اللہ ہی سے حاصل کرتے ہیں۔ ان کی تمام دعاؤں کا رخ، ان کی التجاؤں کا رخ آسمان کی طرف رہتا ہے اور عمل صالح ان کے پاکیزہ کلمات کو مزید رفعتیں بخشتا رہتا ہے۔ اسی آیت کے دوسرے حصے میں ان لوگوں کا بھی ذکر تھا اور ہے جو اَلَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ جو گندی اور بری اور ناپاک تدبیریں کرتے ہیں۔ اور ان کے متعلق فرمایا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ان کے لئے بہت ہی سخت عذاب مقدر ہے۔ یہ مَكْرَ السَّيِّئِ سے کیا مراد ہے۔ اس سلسلے میں جب ہم اسی سورۃ فاطر کے آخر پر پہنچتے ہیں تو قرآن کریم خود مَكْرَ السَّيِّئِ کے مضمون کو کھول دیتا ہے۔ فرماتا ہے۔ وہ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے

خدا کی بڑی بڑی بھاری قسمیں کھائیں اور یہ کہا کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا خدا کی طرف سے آیا ہو یا آجائے تو یقیناً وہ پہلی قوموں سے زیادہ ہدایت پانے والے ہو جائیں گے۔ لیکن افسوس ان کے حال پر کہ جب ان کے پاس ڈرانے والا آیا تو نفرتوں کے سوا انہوں نے کسی چیز میں ترقی نہیں کی، اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ کیونکہ یہ زمین میں تکبر اختیار کرنے والے لوگ ہیں۔ تکبر اختیار کرتے ہوئے

انہوں نے آنے والے کا انکار کر دیا

وَمَكْرَ السَّيِّئِ اور اس وجہ سے انکار کیا کہ یہ بڑی تدبیریں جانتے تھے۔ ایسے لوگ تھے جن کو یہ گھمنڈ تھا کہ ہم زمین میں بڑے بھی ہیں اور سازشوں اور جھوٹی اسکیمیں بنانے میں ہمارا کوئی جواب نہیں۔ ہر قسم کی گندی تدبیریں بنانی ہمیں خوب آتی ہیں۔ اس لئے جس قوم کے پاس طاقت بھی ہو بڑائی بھی ہو، اور مکر اور فریب کی تدبیریں بنانے کی بھی ماہر ہو، کو خدا کی طرف سے آنے والے کسی شخص کی پرواہ نہیں رہتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی دو چیزیں ہیں جو دنیا میں کامیابی کا گر ہوا کرتی ہیں۔ جن کے پاس دنیا کی ظاہری بڑائی آجائے اور اس کے علاوہ وہ سازشی دماغ بھی رکھتے ہوں اور گندی، مکر و فریب کی تدبیریں بنانا ان کا روزمرہ کا کام ہو وہ کیسے ایمان لا سکتے ہیں۔ خدا کی طرف سے آنے والے ایک عاجز بندے پر؟ تو

قوم کی ساری نفسیاتی حالت

جو اُسے انکار پر آمادہ کرتی ہے اس کا نقشہ اس آیت کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے میں کھینچ دیا گیا ہے۔ اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ۔ ان دو چیزوں نے قوم کو ہدایت پانے سے محروم کر دیا۔ لیکن ایک بات تو بھول جاتے ہیں وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ کہ گندی اور ناپاک تدبیر تو بنانے والے کے سوا کسی کو گھیرے میں نہیں لایا کرتی کسی کا کچھ نہیں ڈالتی، کسی کو ناکام اور ذلیل و رسوا نہیں کرتی، کسی کو ہلاک نہیں کرتی۔ مگر اُسی کو جس نے وہ تدبیر بنائی ہو فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ پس وہ کیا گزرے ہوئے لوگوں کے اوپر جو واقعات گزر گئے ان کے سوا کچھ چاہتے ہیں۔ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس دفعہ وہ واقعات اُن پر نہیں گزریں گے جو پہلی قوموں پر گزرتے رہے ہیں۔ جن کی تاریخ گواہ ہے۔ کیا وہ خدا سے کسی اور سلوک کی توقع رکھ رہے ہیں۔ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا لیکن یاد رکھیں اور اے مخاطب تو یاد رکھ کہ

خدا کی سنت میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھے گا

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا۔ اور خدا کی تدبیر ہے اور خدا کی سنت میں تو کبھی کوئی ٹال مٹول نہیں دیکھے گا اور یقینی اور غیر مبدل سنت جیسے ہمیشہ سے کام کرتی چلی آئی ہے ویسے ہی آج کرے گی اس آیت میں جو ایک قابل توجہ چیز ہے۔ جو قابل توجہ بات ہے ایک یہ ہے کہ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ میں تو پہلوں کی سنت کا ذکر فرمایا گیا تھا کہ کیا یہ پہلوں کی سنت کے سوا بھی کسی سنت کی توقع رکھتے ہیں۔ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا میں پہلوں کی سنت کے دہرانے؟

جانے کی بجائے اللہ کی سُنّت کا ذکر فرما دیا گیا۔ تو مراد یہ ہے کہ وہ پہلے لوگوں جیسی حرکتیں کر رہے ہیں۔ اور پہلے لوگوں جیسے انجام سے بے خبر ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا انجام ویسا نہیں ہوگا۔ اور جیسا کہ

انجام خدا کی طرف سے آیا کرتا ہے۔

اس کے بعد جب نتیجہ ظاہر فرمایا تو وہاں سُنّتَ الْاَوَّلِیْن کی بجائے سُنّتَ اللّٰہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ جب پہلے لوگوں نے ایک خاص طریق اختیار کیا، ایک خاص رنگ ڈھنگ اپنایا تو ان کی ہلاکت خدا کی تقدیر کے نتیجے میں ہوئی تھی، ایک طبعی نتیجے کے طور پر پیش نہیں ہوئی۔ اس لئے مضمون کو بدل کر سُنّتَ الْاَوَّلِیْن کی بجائے نتیجے کے وقت اللہ کی سنت کا ذکر فرما دیا۔ یہ جو کہ پہلی قوموں کی سُنّت پر چل پڑے ہیں اور توقع یہ رکھ رہے ہیں کہ پہلی قومیں تو بیوقوفی کی وجہ سے یا سستی اور کوتاہی کی وجہ سے ہلاک ہوئی تھیں۔ ہم زیادہ ہشیار ہیں ہم زیادہ پڑھے لکھے ہیں، ہم زیادہ چالاکیاں جانتے ہیں، ہم اس انجام سے بچ جائیں گے۔ یہ ذہن پیدا ہوتا ہے بد اسکیمیں بنانے والوں کے دماغ میں اور مکر و السّیّئ کرنے والوں کے دماغ میں۔ اگر وہ یہ یقین رکھتے کہ اللہ کی طرف سے پھر ایک سنّت جاری ہوا کرتی ہے۔ تو کبھی وہم و گمان بھی ان کو نہ آتا کہ ہم اپنی بد تدبیروں کے بد نتائج سے بچ جائیں گے تو چونکہ وہ پہلوں کی سُنّت پر دھیان اس طرح کرتے ہیں جیسے کچھ گزری ہوئی قومیں تھیں ان سے یہ بیوقوفی سرزد ہو گئی ان سے وہ بیوقوفی سرزد ہو گئی، ایسے بڑے بڑے بد لوگ تھے ان کی تاریخ پڑھتے ہیں کہتے ہیں اُن سے یہ حماقت ہوئی یہ نہ ہوتا تو نپولین نہ مارا جاتا۔ وہ نہ ہوتا تو فرعون کے ساتھ وہ سلوک نہ ہوتا وہ تاریخی نقطۂ نگاہ سے اُن کی غلطیاں دیکھنے لگ جاتے ہیں اور اُن کی سُنّت کی طرف اُن کا دھیان رہتا ہے اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ جب یہ دنیاوی قومیں اللہ کے مقابل پر آتی ہیں تو پھر

اللہ کی بھی ایک سنت جاری ہوا کرتی ہے

اُس سُنّت میں وہ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے اس سُنّت میں وہ کبھی کوئی ٹال مٹول نہیں پائیں گے۔ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَکَانُوْا اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّۃً۔ وہ کیوں غور نہیں کرتے اور کیوں جائزہ نہیں لیتے اپنے گرد و پیش کا وہ قوموں کی اس دبی ہوئی تاریخ کا مطالعہ کیوں نہیں کرتے، جو ہلاک ہو کر زیر زمین دفن ہو چکی ہیں۔ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ دنیا میں پھریں اور دیکھیں کہ پرانی قوموں کا کیا انجام ہوا۔ وَکَانُوْا اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّۃً۔ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھیں اور ان کے مقابل پر خدا کے آنے والے بندے بظاہر ان سے بہت زیادہ کمزور تھے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعْجِزَہٗ مِنْ شَیْءٍ۔ اب پھر اسی طرز میں جسطرح پہلے قوم کی سُنّت کا ذکر کر کے اچانک سنّت کا مضمون خدا کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا تھا۔ اب ان کے اس قوم کو اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّۃً بیان کرنے کے بعد کہ وہ بہت بڑی طاقتور قومیں تھیں، اچانک مضمون کو پھر خدا کی طرف پھیر دیا وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعْجِزَہٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ط۔ لیکن ان کی بدقسمتی سے اُن کا مقابلہ خدا سے پڑ گیا یعنی

مضمون یہ بیان کیا جا رہا ہے

کہ اگر ان کی قوت پر ...... انحصار کیا جائے اور عام تاریخی مطالعہ ہو تو نتیجہ یہی نکلنا چاہئے جو اس زمانے کے بیوقوف نکالتے ہیں۔ کہ جب بڑی قوموں کی چھوٹی قوموں سے ٹکر ہوتی ہے تو ان کو ہلاک کر دیا کرتی ہے۔ جب زیادہ مکار اور چالاک لوگوں کی سادہ لوح انسانوں سے لڑائی ہوتی ہے تو مکار اور چالاک غالب آجایا کرتے ہیں۔ یہ طبعی نتیجہ ہے تو فرمایا کہ وہ پہلے تو ان سے بھی زیادہ طاقتور تھے جو آج ہیں۔ لیکن اس لئے وہ ناکام اور نامراد ہوئے کہ خدا تعالیٰ کے مقابل پر زمین اور آسمان میں کوئی چیز بھی نہیں آسکتی کوئی چیز اس کو عاجز نہیں کر سکتی۔ وہ ان کی ہر طاقت، طاقتوں کو ناکام بنا سکتی اِنَّہٗ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا۔ وہ علیم بھی ہے اور قدرت بھی بہت رکھتا ہے۔ وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ دَآبَّۃٍ اگر اللہ لوگوں کی بداعمالیوں پر لوگوں کو پکڑے تو زمین پر کسی جاندار کو بھی نہ چھوڑے وَلٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی لیکن وہ ایک مدت معینہ تک جو ان کے لئے مقدر ہے ان کو ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا۔ جب ان کی ہلاکت کا وقت آتا ہے فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت نظر رکھنے والا ہوتا ہے عموماً ترجمہ کرنے والوں کا ذہن اس طرف جاتا ہے کہ ان کی بداعمالیوں پر نظر رکھ کر ان کو سزا دیتا ہے اور اس وقت وہ یہ جانتے ہیں کہ ہاں اللہ تعالیٰ خوب بصیر تھا۔ ایک یہ معنی بھی ممکن ہے لیکن

زیادہ موزوں، برمحل معنی

اس کے برعکس ہے کیونکہ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا میں ایک پیار کا اظہار پایا جاتا ہے اپنے بندوں پر نظر رکھنے والا ہے، مراد یہ ہے کہ قومی عذاب کے وقت بھی جب کہ عالمی طور پر انسان پکڑا جائے یا قومی طور پہ بعض جغرافیائی قومیں پکڑی جائیں۔ اس قسم کے وسیع پیمانے کے آنے والے عذابوں کے وقت بھی اپنے بندوں پہ اللہ پیار کی نظر رکھتا اور ان کو بچاتا ہے ان مصیبتوں سے۔ ورنہ تو

قومی پکڑ کے وقت

یہ خطرات درپیش ہوتے ہیں کہ کمزور لوگ جو پہلے ہی بیچارے طاقتور دشمنوں کے ہاتھوں ظلم اٹھا رہے ہیں، ستم اٹھا رہے ہیں، وہ ایک اور بھی زیادہ مصیبتوں کا شکار نہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کی طرف سے آنے والے عذابوں میں ایک امتیاز تم دیکھو گے عام عذابوں کی طرح وہ سب کو برابر نہیں پیسیں گے بلکہ چونکہ اپنے بندوں کی حفاظت کے لئے اپنے بندوں سے پیار کے اظہار کے لئے خدا ایسا کرتا ہے اس لئے پھر ایسے حالات میں اُن پر نظر بھی رکھتا ہے اُن کو اُن مصیبتوں سے بچاتا بھی ہے۔ یہ وہ آیات کریمہ ہیں جن کے ذکر میں بظاہر تو انسان کا دماغ ہزاروں سال کی مذہبی تاریخ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن

ایک احمدی کی نظر

سے دیکھا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ پرانی تاریخ آج ہمارے سامنے اس طرح گزر رہی ہے، اس طرح دہرائی جا رہی ہے جیسے ایک فلم چلائی جا رہی ہو۔ وہ زمانے جو کھوئے گئے تھے، وہ قومیں جو زمین میں پیوست ہو کر پھر خاک سو بھی چکی تھیں۔ مدتوں سے قصے اور کہانیاں بن چکی تھیں

اُن کی تاریخ بھی زندہ ہو رہی ہے۔ اور اُن قوموں کی تاریخ بھی زندہ ہو رہی ہے جن قوموں کو ہلاک کرنے کے لئے یہ گڑے مردے پھر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں لیکن یہ زندگی جو مکذبوا المسیح کرنے والوں کی زندگی ہے یہ ایک عارضی زندگی ہے۔ اور وہ جن کو ہلاک کرنے کے یہ درپے ہیں وہ ان ہی حالات میں سے ہمیشہ کی زندگی پا جائیں گے۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا اس لئے زندگی پا جائیں گے کہ

اللہ اپنے بندوں پر پیار کی نظر رکھتا ہے

اور کبھی ان کو اکیلا نہیں چھوڑا کرتا۔ یہ ہے مضمون اس آیت کا جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یا ان چند آیات کا۔ اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض متعلقہ اقتباسات بھی میں پڑھ کے سنانا چاہتا ہوں۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ گزشتہ تقریباً دو سال سے میں مسلسل قوم کو متنبہ کر رہا ہوں کہ اپنی ہلاکت کے سامان اپنے ہاتھوں سے نہ کرو۔ تم سے پہلے بڑی بڑی قومیں گزری ہیں، بڑے بڑے طاقتور آئے ہیں، بڑے بڑے فرعون اس دنیا میں پیدا ہوئے اور چلے بھی گئے اور ہر ایک نے اُن میں سے کوشش کی تھی کہ خدا کی طرف سے اُٹھائی جانے والی آواز کو دبا دیں اور ہلاک کر دیں۔ اور جب بھی انہوں نے ایسا کیا وہ ہمیشہ خود ہلاک ہو گئے اس لئے باز آؤ اور اپنی ان حرکتوں سے توبہ کرو اور استغفار کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ استغفار کرنے والوں کو کبھی ضائع نہیں فرمایا کرتا بے انتہا رحم کرنے والا، بے حد توبہ قبول کرنے والا خدا ہے۔ لیکن اس بات کی سمجھ نہیں آئی کسی کو، اور دن بدن وہ پہلے سے زیادہ اپنی شرارت میں بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ

اب یہ حالت پہنچ چکی ہے

کہ براہ راست کلمہ طیبہ پر ہاتھ ڈالنے کا قوم نے فیصلہ کیا ہوا ہے۔ یعنی قوم کے چند شریر سربراہوں نے۔ لیکن چونکہ وہ قوم کی نمائندگی کر رہے ہیں چونکہ قوم ان کے ہاتھ نہیں روک رہی اس لئے ان کے شر سے قوم بھی پھر بچ نہیں سکے گی۔ اس لئے اب میں اس قوم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اپنے بڑوں کے ہاتھ اُس ظلم سے روک لو جو لازماً تمہیں ہلاک کر دے گا کیونکہ اب مقابلہ اس بات کا نہیں ہے کہ احمدی کتنے ہیں اور اس کے مقابل پر احمدیوں کے دشمن کتنے ہیں؟ اگر ساری دنیا بھی کلمہ طیبہ کو مٹانے کی کوشش کرے گی تو لازماً کلمہ اُس دنیا کو ہلاک کر دے گا۔ آج کلمہ کی طاقت کا غیر ترحم طاقتوں سے مقابلہ ہو گیا ہے۔ آج قوم ننگی ہو کر اور کھل کر سامنے آگئی ہیں کہ اُن کے مدعا اور مقاصد کیا تھے اسلام کی تاریخ کا یہ سب سے دردناک دور ہے کہ اسلام کے نام پہ

اسلام کے دشمنوں کی تاریخ دہرائی جا رہی ہے

ایک وہ دور تھا کلمہ طیبہ مٹانے کا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دعویٰ فرمایا اور کلمہ کی حفاظت کرنے والے مکہ کی گلیوں میں گھسیٹے گئے ان پر ایسے ایسے مظالم ہوئے کہ اُن کا ذکر پڑھنے سے ہی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں حضرت بلالؓ کا وقت یاد کریں کہ کس طرح کلمہ کے جرم میں اُن کو مکہ کی سنگلاخ زمینوں پر اس طرح گھسیٹا جاتا تھا جس طرح ایک مرے ہوئے کتے کو ٹانگوں میں رسّی ڈال کر کھینچتے ہیں اُن کو اور بعض اور غلاموں کو کھینچتے ہوئے صحراؤں میں جبکہ درجہ حرارت ۱۲۰ درجہ پہنچ جایا کرتا تھا تپتی ریت پر لٹا کر پھر گرم پتھر کی سلیں اُن کی چھاتیوں پر رکھی جاتی تھیں اور کہا جاتا تھا کہ اب بھی توبہ کرو گے کہ نہیں کلمہ طیبہ سے اور راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلالؓ اس حالت میں بیہوش ہو جایا کرتے تھے کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ کی آواز ان کی بلند ہو رہی ہوتی تھی۔ آخر وقت تک۔ اور جب ہوش آتی تھی پہلا کلمہ خود بخود منہ سے یہ نکلتا تھا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

کیسا بد بختی کا زمانہ ہے؟

کہ وہ دور جس میں دشمن اسلام نے کلمے کو مٹانے کا فیصلہ کیا اور اس راہ میں انتہائی مظالم اختیار کیئے۔ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کا دور اور ان کا کردار آج بھی مسلمانوں نے اپنانا شروع کر دیا ہے۔ اور سارے پاکستان کی مساجد میں اعلان ہو رہے ہیں کہ ہم احمدیوں کی مساجد سے ان کے در و دیوار سے کلمہ مٹا کے چھوڑیں گے۔ اور حکومت کے نمائندے میرے پاس تصویریں آئی ہیں بعض شعائر ایسی پڑی ہوئی ہیں وہ مسجدوں کی دیواروں پر چڑھ چڑھ کر کلمے پر سیاہی پھیر رہے ہیں۔ کوئی حیا نہیں، کوئی خوف نہیں خدا کا، کچھ پتہ نہیں کہ اپنی کیا تصویر بنا رہے ہیں۔ ایک بات بہرحال آخری اور یقینی ہے کہ جماعت احمدیہ کلمے کی حفاظت میں جان دے گی۔ اور ہرگز کسی قیمت پر اس بات کو قبول نہیں کرے گی آمر ہو یا غیر آمر ایک دنیا کی طاقت ہو یا ساری دنیا کی طاقتیں ہوں، ہرگز کوئی احمدی کسی آمر کی کوئی ایسی بات قبول نہیں کرے گا جو دین کے اصولوں پر حملہ آور ہو رہی ہو۔ اور

کلمہ طیبہ تو دین کی جان ہے

اصول تو دوسری باتیں ہیں یہ تو وہ مرکزی حصہ ہے جس سے سارے اصول نکلتے ہیں، یہ بیج کی جڑ ہے جس سے آگے جڑیں پھوٹتی ہیں۔ اس لئے اس بات کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی احمدی کلمہ طیبہ کو چھوڑ دے گا یا کلمہ طیبہ کو مٹانے دے گا ان ظالموں کے ہاتھوں۔ اگر کوئی حکومت بد کردار خود مٹاتی ہے تو دیکھیں اس حکومت کے ساتھ پھر خدا کیا سلوک کرتا ہے۔ لیکن حکومت کے علاوہ جو لوگ ہیں خواہ احمدی کتنے ہی اس راہ میں مارے جائیں ان کو نہیں ہاتھ ڈالنے دیں گے۔ بعض لوگ ایسا جن کے نتیجہ میں

ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے

کہ اگر حکومت کے نمائندے کسی قانون کے تابع مٹاتے ہیں تو مزاحمت نہیں کی جائے گی۔ لیکن کلمہ لکھا جائے گا۔ حکومت کا یہ حکم تسلیم نہیں کیا جائے گا کہ تم نے کلمہ چھوڑنا ہے۔ اس راہ میں جو کچھ گزرتی ہے گزر جائے گی اس لئے ان دو باتوں کے درمیان ہمیں رہنا ہو گا۔ کسی آمر کی یہ بات تسلیم نہیں کی جائے گی کہ تم کلمہ چھوڑ دو اور قانون تمہیں منع کر رہا ہے اس لئے اپنا یہ حق اپنے ہاتھوں سے ترک کر دو۔ جو چاہے وہ کر گزرے ہم دیکھیں گے کہ ہمارا خدا اُس سے زیادہ طاقتور ہے یا وہ ہمارے خدا سے زیادہ طاقتور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی ایک

وقت کے جبار آمر

نے اسی قسم کا ایک دفعہ پیغام بھیجا تھا اور اس یمن کے بادشاہ کے ذریعہ یہ پیغام بھجوایا تھا کہ تمہاری گردن ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے حکم سنتے ہی چلے آؤ ہماری طرف۔ چند دن دعا اور استخارہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے جواباً یہ پیغام بھیجا کہ اس سے جا کر کہدو کہ میرے خدا کے ہاتھ میں اُس کی گردن ہے اس لئے میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ہم نے آج اسے ہلاک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ساری دنیا کی طاقتوں کی گردنیں ہیں پتہ نہیں کیوں دنیا کے متکبر ان باتوں کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے ٹکر لینا ایک بہت ہی بڑا ایک جہالت کا کام ہے خودکشی ہے اور جب انسان ایسے مقامات پر فائز ہو جہاں قوم کی نمائندگی کرتا ہو تو یہ قومی خودکشی بن جاتی ہے اس لئے ہم تو

ایک حرف نصیحت

کے طور پر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ یہ غلطی نہ کرنا اگر تم مٹانے کو مٹاؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی غیرت کا ہاتھ تمہیں لازماً مٹا دے گا اور پھر کوئی دنیا کی طاقت تمہیں بچا نہیں سکے گی۔ لیکن چونکہ تمہارے دُکھ بھی پھر ہمیں پہنچتے ہیں، اس لئے ہم بار بار تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ ایسے بد افعال سے باز آجاؤ۔ اتنی جہالت، اتنا اندھا پن کہ ان کو نظر نہیں آرہا کہ اُن کے قول کے مطابق جن کو غیر مسلم کہتے ہیں وہ کلمے کی حفاظت میں مارے جا رہے ہوں گے اور وہ لوگ جو مسلمان بنتے ہیں وہ کلمہ مٹا رہے ہوں گے۔ یہ بھی ان کو نظر نہیں آرہا کہ کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات

کا میں نے ذکر کیا تھا جو موجودہ حال کے اوپر چسپاں ہونے والے ہیں اُن کو پڑھ کر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ ان متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور انہیں دکھلائیگا کہ وہ کیونکہ غریبوں کی حمایت کرتا ہے۔ اور شریروں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہے شریر انسان کہتا ہے کہ میں اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آجاؤں گا۔ (عبد الحکیم ؟ کا ذکر جو پہلے قرآن کریم میں گزرا ہے اسی کی طرف اشارہ فرمایا جا رہا ہے) اور میں راستی کو اپنے منصوبوں سے مٹا دوں گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت اُسے کہتی ہے کہ اے شریر! میرے سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندھنا تجھے کس نے سکھایا؟ کیا تو وہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تھا؟ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے؟"

پھر آپ فرماتے ہیں:

"یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔

میں وہ درخت ہوں

جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پُرآب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک

بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔"

اپنی جانوں پر ظلم مت کرو

کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بے فیصلہ نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو ... ایک موسم ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔"

پھر آپ فرماتے ہیں:

"چنانچہ میں بار بار کہتا ہوں کہ توبہ کرو کہ زمین پر ایسی آفات آنے والی ہیں کہ جیسا کہ ناگہانی طور پر ایک سیلاب آتا ہے اور جیسا کہ فرعون کے زمانہ میں ہوا کہ پہلے تھوڑے نشان دکھلائے گئے اور آخر وہ نشان دکھلایا گیا جس کو دیکھ کر فرعون کو بھی کہنا پڑا کہ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ خدا عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کرے گا اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ وہ زلزلہ آجائے گا جو قیامت کا نمونہ ہے تب ہر قوم میں ماتم پڑے گا کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہیں کیا۔"

پھر حضور فرماتے ہیں:

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا، اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ

اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں

مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی۔"

فرماتے ہیں:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانے کے منکروں کا ہوگا۔ ہر ایک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے۔"

پھر فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ آخر یہ لوگ بہت شرمندگی کے ساتھ اپنے منہ بند کر لیں گے اور

بڑی ندامت اور ذلت کے ساتھ

ارشادِ نبوی ﷺ

إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا (ابوداؤد)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کی راہ نمائی کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو کھڑا کرتا رہے گا جو دینِ اسلام کی تجدید کرے گا۔

محتاجِ دعا: یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

تقریر کے جوش سے دست کش ہو کر ایسے ٹھنڈے ہو جائیں گے کہ جیسے کوئی بھڑکتی ہوئی آگ پر پانی ڈال دے۔ لیکن انسان کی تمام قابلیت اور زیرکی اور عقلمندی اس میں ہے کہ سمجھانے سے پہلے سمجھے اور حجت ملانے سے پہلے بات کو پا جائے اگر سمجھت مغز خوری کے بعد سمجھا تو کیا سمجھا بہتوں پر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ وہ کا فر بنانے اور گالیاں دینے کے بعد پھر رجوع کریں گے اور بد ظنی اور بدگمانی کے بعد صرف حسنِ ظن پیدا کریں گے۔"

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلے کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کرے گا اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے" ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پیئے گی اور

یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا

یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا :-

آئندہ چند روز میں خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں جو جماعت پر حالات گذر رہے ہیں اُن کو مدِ نظر رکھ کر دُعائیں کریں بہت کثرت کے ساتھ اور عاجزی اور گریہ وزاری کے ساتھ۔ اور آئندہ چند ماہ میں بھی مسلسل خصوصی دُعائیں جاری رکھیں کیونکہ

آئندہ چند ماہ

جماعت کی تاریخ میں ایک غیر معمولی مقام رکھتے ہیں اور میں اللہ کے حضور سے امید رکھتا ہوں کہ خدا کی طرف سے انشاء اللہ جماعت کو عظیم خوشخبریاں دی جائیں گی۔

درخواست دُعا

خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم محمد رئیس صدیقی صاحب کانپور کی دینی و دنیوی ترقیات اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے قارئین بدر سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار :- نورالدین آزاد قادیان قائمقام نائب ایڈیٹر بدر)

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام

پیارے مہدی! فیض تیرا عام ہے
خیر و برکت، وحی ہے الہام ہے
قول تیرا معرفت کا جام ہے
ہر نفس میں امن کا پیغام ہے
صلح کا شہزادہ تیرا نام ہے

ساری قومیں کر رہی تھیں انتظار
سب صحائف میں خبر تھی آشکار
ہو چکا تھا عرش پر قول و قرار
یہ کہ تو موعود کل اقوام ہے
اے خوشا! تو محیٔ اسلام ہے

تیرے آنے سے ہوا روشن جہاں
خوب ظاہر ہو گیا سِرِّ نہاں
اُسوۂ احمد میں ہے امن و اماں
مُصلحانہ تیرا ہر اقدام ہے
عرش پر تیرا بڑا اکرام ہے

زندۂ جاوید جانیں ہو گئیں!
دین کی بالا جو شانیں ہو گئیں
ساری دنیا میں اذانیں ہو گئیں
صد مبارک تیرا ہر اک گام ہے
انبیاء کا کام تیرا کام ہے

تیرا سر پیرو جری و باوقار
نوعِ انساں کا شفیق و غمگسار
جان و دل سے امنِ عالم پر نثار
کیا ہوا گر موردِ الزام ہے
فی الحقیقت خادمِ اسلام ہے

مسیح کے احیاء کا ہُوا ہے اہتمام
اے سلامت ہو خلافت کا نظام
رحمۃ للعٰلمین کے ظلِ تمام
زندگی بخشندہ تیرا جام ہے
پُر مسرت تیری صبح و شام ہے

شادماں ہو تیرا پیارا جانشین!
نورِ رحمانی کا روحانی امین
ہم نوا [illegible] ہے روح الامین
حامیٔ حق ناصرِ اوتام ہے
خوب! ناصر حضرتِ علّام ہے۔

محتاجِ دُعا۔ عبدالرحیم راٹھور

منظوری قائد علاقائی یوپی و معتمد علاقائی اڑیسہ

صوبہ جات یوپی و اڑیسہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کو مستعد رکھنے، ان کی تبلیغی تربیتی اور اصلاحی پروگراموں کو تیز کرنے کے لئے ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء تک کے لئے مکرم سید محمود احمد صاحب [illegible] آف [illegible] کو قائد علاقائی صوبہ یوپی اور مکرم ڈاکٹر [illegible] صاحب آف کیرنگ [illegible] حقیم جیڈ سور کو معتمد علاقائی صوبہ اڑیسہ منظور کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] اپنی [illegible] اہم ذمہ داری [illegible] احسن ادا [illegible] کی توفیق عطا کرے [illegible] راہنمائی [illegible] ثابت ہوں [illegible]

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

ذکرِ حبیبؑ

قسط اوّل

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ

تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقفِ جدید بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ١٩٨٤ء

محترم صاحب صدر و احباب کرام!
خاکسار کا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے بارے میں ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہُوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اس زمانہ میں دجّال کے عظیم فتنہ کے نتیجہ میں انسان اپنی پیدائش کا مقصد بھول کر اپنے خالقِ حقیقی سے دُور جا پڑا ہے۔ اس فتنہ کا قلع قمع کرنے اور انسان کا تعلق خدائے تعالیٰ سے استوار کرنے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مقامِ نبوّت پر فائز کیا۔

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے یہ کہلوایا ہے کہ

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ گویا حُبِّ الٰہی اور حُبِّ رسولؐ لازم ملزوم ہیں اور نبوّت کے بلند مقام کے لئے ظاہر ہے کہ دونوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

ایک دفعہ آپؑ کو الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ دین کو پھر زندہ کرنے کے بارے جوش میں ہے۔ لیکن زندہ کرنے والے شخص کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اسی اثنا میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ لوگ اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنے والے شخص کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص آپؑ کے سامنے آیا اور اشارہ سے اُس نے کہا۔

هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کہ یہ وہ آدمی ہے جو رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسولؐ ہے۔ جو اس شخص میں موجود ہے (براہینِ احمدیہ حصہ دوم صفحہ ٥٠٢، ٥٠٣)

عشقِ رسولؐ کے بارے پہلے کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و سیرت کا مضمون بہت وسیع ہے۔ مختصراً ہی یہاں بیان کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان انوار و برکات کے پانے کی وجہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی بتلاتے ہیں۔ فرمایا:۔

"میں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا اُس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسمٰعیلؑ سے اور اسحٰقؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسٰیؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہُوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور سب سے زیادہ پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا ہے۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہُوا ہے۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں ہرگز کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ کا نہ پاتا۔"
(تجلّیاتِ الٰہیہ)

اس سراپا نور رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں آپؑ گداز تھے آپؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کیسی پاک تھی۔ کیسے آپؐ نے توحیدِ الٰہی کو قائم کرنے کے لئے متواتر تیرہ سال مظالم برداشت کئے۔ استقامت دکھلائی۔ اخلاقِ فاضلہ کا بہترین نمونہ مصائب کے دَور میں اور پھر فتح کے دَور میں دکھلایا۔ دُنیا کی مال و دولت سے مُنہ موڑے رکھا۔ بُت پرست۔ ظالم جنگجو شراب میں بدمست رہنے والی۔ حرام مال کھانے والی قوم کو خدا پرست۔ نیک انصاف پسند اور عبادت گذار بنا دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء تھے۔ تمام اقوام۔ تمام ممالک اور تمام زمانوں کے لئے پاک کتاب لائے (وغیرہ)

پوری کی پوری قرآنی کتاب آپ کو ملی۔ آپ کا فیضان اُس وقت سے ...... جاری ہے۔

دعویٰ سے پہلے کی زندگی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر حضور کی طرف سے پیش کردہ یہ قرآنی دلیل آپؑ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"دیکھو میں چالیس برس اس دعویٰ سے پہلے تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ کیا کبھی تم نے میرا کوئی جھوٹ یا افترا ثابت کیا۔ پھر کیا تم کو اتنی سمجھ نہیں ...... کہ جس نے کبھی آج تک کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولا وہ اب خدا پر کیوں جھوٹ بولنے لگا۔"
(براہینِ احمدیہ حصّہ دوم صفحہ ١١٦)

کسی مدرسہ میں تعلیم پائی

آپ حضور کی صداقت کی ایک دلیل یہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

آج صفحۂ دُنیا میں توحید کا نشان بجز قرآن شریف کے کسی اور کتاب میں نہیں ملتا جو کروڑوں انسانوں کو توحیدِ الٰہی پر قائم کرتی ہو۔ آپ پوچھتے ہیں کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ کب آپ نے دیگر مذاہب کی مقدس کتابیں پڑھی تھیں۔ اگر قرآن مجید کا نازل کرنے والا خدا نہیں تو تمام دُنیا کے علوم حقّہ الٰہیہ کیسے اس میں آ گئے؟
(براہینِ احمدیہ حصّہ اوّل صفحہ ١١٦)

خلقِ عظیم

حضور کی صداقت کی دلیل حضور کا صاحبِ خلقِ عظیم ہونا ہے۔ آپؑ نے حضورؐ کے اخلاقِ فاضلہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

اپنے فرض کی ادائیگی میں جو کمال صبر و استقلال حضورؐ نے دکھایا۔ اُس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

"خیال کرنا چاہئے کہ کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعویٰ نبوّت پر باوجود پیدا ہونے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے ...... تا بوقتِ اخیر قائم اپنے برسوں تک ...... وہ

مصیبتیں دیکھیں اور وہ دُکھ اُٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلّی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم میں بھی نہیں گذرتا تھا۔ بلکہ ...... اپنی جماعت کو ...... ایک بات کہہ کر ...... پیدا ہو گیا اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بُلا لیا۔ وطن سے نکالے گئے۔ قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہو گیا۔ بارہا زہر دی گئی ...... خیر خواہ ...... بدخواہ بن گئے اور ...... دوست ...... دشمنی کرنے لگے۔ اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اُٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکّار کا کام نہیں۔"
(براہینِ احمدیہ حصّہ دوم)

آپ کی صاف گوئی اور استقلال کے بارے میں فرمایا:۔

"...... صاف گوئی اس قدر کہ توحید کا وعظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنا لیا۔ جو اپنے ...... تھے اُن کو بُت پرستی سے منع کر کے سب سے پہلے دشمن بنایا۔ یہودیوں سے بھی بات بگاڑی کیونکہ ان کو طرح طرح کی مخلوق پرستی اور پیر پرستی اور بداعمالیوں سے روکا اور حضرت مسیحؑ کی تکذیب اور توہین سے منع کیا۔ جس سے اُن کا نہایت دل جل گیا اور سخت عداوت پر آمادہ ہو گئے اور ہر دم قتل کر دینے کی گھات میں رہنے لگے۔ اسی طرح عیسائیوں کو بھی خفا کر دیا گیا۔ کیونکہ ...... حضرت عیسٰیؑ کو نہ خدا نہ خدا کا بیٹا قرار دیا۔ اور نہ اُن کو پھانسی مل کر دوسروں کو بچانے والا تسلیم کیا۔ آتش پرست اور ستارہ پرست بھی ناراض ہو گئے کہ اُن کو بھی اُن کے دیوتوں کی پرستش سے ممانعت کی گئی۔" (ایضاً)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا داری کا طریق چھوڑا۔ اور خدا کی خاطر تکالیف برداشت کیں اور صبر و استقلال دکھلایا۔ اس بارے میں آپ رقم

فرماتے ہیں کہ :-

جائے انصاف ہے کہ کیا دُنیا حاصل کرنے کی یہی تدبیر تھی کہ ہر ایک کو ایک دَم کے دَم میں جانی دشمن بنا لیا۔ کس بادشاہ کا خزانہ اُن کے ہاتھ میں آ گیا تھا کہ جس پر اعتماد کر کے ساری دُنیا سے مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ یا کون سی فوج اکٹھی کر لی تھی جس کے بھروسے تمام بادشاہوں کے حملوں سے امن ہو گیا تھا؟

آپ بے زر۔ بے زور۔ بے کس۔ اُمّی۔ یتیم۔ تن تنہا اور غریب تھے۔ زمانہ سازی کی تدبیر تو یہ تھی کہ بعض کو موافق بھی بنایا جاتا۔ عربوں کو کہا جاتا کہ تمہارے بُت سچے ہیں تو وہ اُسی دَم قدموں پر گر پڑتے۔ صرف بُت پرستی کی تعلیم سے خوش ہو جاتے اور دل و جان سے اطاعت اختیار کرتے ... جو لوگ مکر سے دُنیا کمانا چاہتے ہیں وہ ایک ہی دفعہ سب کو دشمن نہیں بنا لیتے کہ جس سے اپنی جان کو ہر وقت خطرہ میں ڈالیں۔

(اس سے) نہایت واضح ..... ہے کہ آنحضرتؐ اعلیٰ درجہ کے نیک ..... اور صادق، باطن اور ..... محض خُدا پر توکّل کرنے والے تھے۔ کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں ..... ہو کر اس ..... کی کچھ پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی۔ اور ..... کیا کچھ دُکھ اور درد اُٹھانا ہوگا ..... تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضع خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکّل کر کے کھلا کھلا شرک ..... اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمن۔ اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں ۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم)

حضورؑ کے ..... استقلال کے بارے آپ کا ذیل کا سارا بیان الہامی ہے کہ :-

"جب یہ آیتیں اُتریں کہ مشرکین رجس ہیں۔ پلید ہیں (وغیرہ) ..... تو آپ کے چچا ابوطالب نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو بُلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے! اب تیری دُشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تُو نے اُن کے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا اور اُن کے بزرگوں کو شرّ البریّہ کہا اور اُن کے قابلِ تعظیم معبودوں کا نام ہیزم جہنّم اور وقود النار رکھا اور عام طور پر اُن سب کو رجس اور ذرّیتِ شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ میں تجھے خیرخواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دُشنام دہی سے باز آ جا۔ ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا۔ کہ اے چچا! یہ دُشنام دہی نہیں ہے۔ بلکہ اظہارِ واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا۔ اور اے چچا! اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں۔ میں احکامِ الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رُکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذّت ہے کہ اُس کی راہ میں دُکھ اُٹھاؤں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رِقّت نمایاں ہو رہی تھی۔ اور جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابوطالب کے آنسو جاری ہو گئے۔ اور کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اور ہی رنگ میں اور اور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۱-۱۶)

افضل الانبیاءؐ

حضورؑ نے بتایا کہ مُربّی اعظم ہونے کی وجہ سے حضرت رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء ہیں۔ چنانچہ فرمایا :-

"سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دُنیا کا مُربّی اعظم ہے یعنی وہ شخص جس کے ہاتھ سے فسادِ اعظم دُنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحیدِ گم گشتہ اور ناپید شدہ کو پھر زمین پر قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہبِ باطلہ کو حجّت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر ایک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ..... سچا سامان نجات کا ..... اصولِ حقّہ کی تعلیم سے از سرِ نو عطا فرمایا ..... وہ نبی جو بموجب اس قاعدہ کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ حاشیہ)

روحانی فیضان

آپ بتاتے ہیں کہ حقیقی نجات دہندہ وہ ہوتا ہے کہ جس کا کامل پیرو نفس کی تاریکیوں کے عذاب سے نجات پاتا اور اسی زندگی میں آسمانی انوار سے منوّر ہو کر حقیقتِ نجات کو پا لیتا ہے۔ اور یہی زندگی کا اصل مقصد اور مذہب کے اختیار کرنے کی اصل غرض ہے۔ اور یہ علامت صرف حضرت رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ آپ کی پیروی سے جو قرآن شریف کی پیروی پر منحصر ہے ظاہری اور باطنی دونوں طریق سے اسی جہان میں نفوسِ ناقصہ کو بمرتبہ تکمیل پہنچاتی ہے۔

"ظاہری طریق سے اس طرح پر کہ ..... (تمام) شبہات ..... جو خدا تک پہنچنے سے روکتے ہیں ..... اور صدہا طرح کے خیالاتِ باطلہ ..... دلوں میں جم رہے ہیں سب کا رَد معقولی طور پر اس میں موجود ہے۔ اور جو جو تعلیمِ حقّہ اور کاملہ کی روشنی ظلمتِ موجودہ زمانہ کے لئے درکار ہے ..... وہ سب آفتاب کی طرح اُس میں چمک رہی ہے ..... اور کوئی دقیقہ علمِ الٰہی نہیں کہ جو آئندہ کسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے۔ اور اُس سے باہر رہ گیا ہو۔

اور باطنی طریق سے اس طور پر کہ اُس کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ انسان ..... آلودگیوں سے بالکل پاک ہو کر حضرتِ احدیّت سے اتصال پکڑ لیتا ہے اور انوارِ قبولیت اُس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور عنایاتِ الٰہیہ اس قدر اس پر احاطہ کر لیتی ہے کہ جب وہ مشکلات کے وقت دُعا کرتا ہے تو کمالِ رحمت اور عطوفت سے خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے۔ اور بسا اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ ہزار مرتبہ ہی اپنی مشکلات اور ہجوم غموں کے وقت میں سوال کرے تو ہزار ہا مرتبہ ہی اپنے مولیٰ کریم کی طرف سے نہایت فصیح اور لذیذ اور متبرک کلام میں محبت آمیز جواب پاتا ہے اور الہامِ الٰہی بارش کی طرح اس پر برستا ہے۔ اور وہ اپنے دل میں محبتِ الٰہیہ کو ایسا بھرا ہوا پاتا ہے جیسا ایک نہایت صاف شیشہ ایک لطیف عطر سے بھرا ہوتا ہے۔ اور اُنس اور شوق کی ایک ایسی پاک لذّت اس کو عطا کی جاتی ہے کہ جو اس کی سخت سخت نفسانی زنجیروں کو توڑ کر اور اس دُخانستان سے باہر نکال کر محبوبِ حقیقی کی ٹھنڈی اور دلآرام ہوا سے اس کو ہر دَم اور ہر لحظہ تازہ زندگی بخشتی رہتی ہے۔ پس وہ اپنی وفات سے پہلے ہی اُن عنایاتِ الٰہیہ کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے جن کے دیکھنے کے لئے دوسرے لوگ بعد مرنے کے اُمیدیں باندھتے ہیں ۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۲۹۳ - ۳۰۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲)

آپ کی نُصرتِ الٰہی اور پیروی کی برکات

حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ کامیابی اور اتباع کی برکات کے بارے آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"دیکھو ایک غریب اور تنہا اور مسکین نے اپنے دین کے پھیلنے اور ..... جڑ پکڑنے کی اُس وقت خبر دی کہ جب اُن کے پاس بجز چند بے سامان درویشوں کے اور کچھ نہ تھا اور تمام مسلمان صرف اس قدر تھے کہ ایک چھوٹے سے حجرے میں سما سکتے تھے اور انگلیوں پر نام بنام گنے جا سکتے تھے۔ جن کو ایک گاؤں کے چند آدمی ہلاک کر سکتے تھے۔ جن کو منقطع ..... لوگوں سے پڑا تھا کہ جو بڑے بڑے بادشاہ اور حکمران تھے اور جنہوں نے

جن قوموں کے ساتھ سامنا پیش آیا تھا کہ جو باوجود کروڑوں ...... ہونے کے اُن کے ہلاک کرنے اور نیست و نابود کرنے پر متفق تھے۔ مگر اب دُنیا کے کناروں تک نظر ڈال کے دیکھو کہ کیونکر خدا نے انہیں ناتوان اور قدرِ قلیل لوگوں کو دُنیا میں پھیلا دیا اور کیونکر اُن کو طاقت اور دولت اور بادشاہت بخش دی۔ اور کیونکر ہزارہا سال کے تخت نشینوں کے تاج اور تخت اُن کے سپرد کئے گئے ...... اب وہی لوگ کئی کروڑ دُنیا میں نظر آتے ہیں خداوند نے کہا تھا کہ مَیں اپنے کلام کی آپ حفاظت کروں گا۔ اب دیکھو کیا یہ سچ ہے یا نہیں کہ وہی تعلیم ...... برابر ...... محفوظ چلی آتی ہے۔ اور لاکھوں قرآن شریف کے حافظ ہیں۔

خدا نے کہا تھا کہ کوئی شخص حکمت میں۔ معرفت میں۔ بلاغت میں۔ فصاحت میں۔ احاطۂ علوم ربانیہ میں۔ براہین دلائلِ دینیہ میں مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ سو دیکھو کسی سے مقابلہ نہیں ہو سکا ...... وہ لوگ جو قرآن شریف کا اتباع کرتے ہیں اور خدا کے رسول مقبول ﷺ سے سچے دلی سے ایمان لاتے ہیں اور اُس سے محبت رکھتے ہیں ...... وہ بھی اُن نعمتوں سے اب تک حصہ پاتے ہیں اور جو شربت موسیٰ کے تابعین کو پلایا گیا وہی شربت نہایت کثرت سے نہایت لطافت سے نہایت لذت سے پیتے ہیں اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نور اُن میں روشن ہیں۔ بنی یعقوب کے پیغمبروں کی اُن میں برکتیں ہیں۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم، جس کی ادنیٰ سے ادنیٰ اُمت جس کے احقر سے احقر چاکر ... مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَاَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ...

وبارک وسلم۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۴۲ تا ۱۴۶ حاشیہ)

مصائب میں غلبہ پانے پر اخلاقِ عالیہ

آپ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ اخلاق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مصائب کے زمانہ میں بھی اور غلبہ کے زمانہ میں بھی ظاہر ہوئے۔ آپ ان میں عدیم المثال تھے۔

"خدا تعالیٰ ...... (انبیاء اور اولیاء پر) مصیبتیں نازل کرتا ہے تا اُن کا صبر۔ اُن کا صدقِ قدم۔ اُن کی مردی۔ اُن کی استقامت۔ اُن کی وفاداری ...... لوگوں پر ظاہر (کرے) ...... کیونکہ کامل صبر ...... اور اعلیٰ درجہ کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجہ کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی۔"

"...... اپنے دُکھ دینے والوں کے گناہ بخشنا اور اپنے ستانے والوں سے درگذر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا۔ اور اپنے بداندیشوں کی خیر خواہی بجا لانا۔ دولت سے دل نہ لگانا۔ دولت سے مغرور نہ ہونا۔ دولتمندی میں ...... بُخل اختیار نہ کرنا اور کرم ...... اور بخشش کا دروازہ کھولنا اور دولت کو ذریعۂ نفس پروری نہ ٹھہرانا اور حکومت کو آلۂ ظلم و تعدی نہ بنانا۔ یہ سب اخلاق ایسے ہیں کہ جن کے ثبوت کے لئے صاحبِ دولت اور صاحبِ طاقت ہونا شرط ہے۔"

"وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں ...... (آپ نے) مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلّی فتح پا کر اور اُن کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر اُن کا گناہ بخش دیا۔ اور صرف چند لوگوں کو سزا دی ...... اور بجز اُن ...... کے ہر ایک دشمن کا گناہ بخش دیا ...... اور اُن عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امرِ محال معلوم ہوتا تھا۔ اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کیا۔ اور حقانی صبر آنحضرت ... کا ... علیہ وسلم کا جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے اُن کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا آفتاب کی طرح اُن کے سامنے روشن ہو گیا۔"

"جو اخلاق کرم اور جود اور سخاوت، اور ایثار اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا کے متعلق تھے وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ ... آنحضرت سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گذرا جس کے اخلاق ایسی وضاحتِ تامہ سے روشن ہو گئے ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرت پر کھول دیئے۔ سو آنجناب نے اُن سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبّہ بھی خرچ نہ ہوا۔ نہ کوئی عمارت بنائی۔ نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی۔ بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں سے نیکی کر کے دکھلائی۔ اور وہ جو دل آزار تھے اُن کو اُن کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نانِ جو یا فاقہ اختیار کیا۔ دُنیا کی دولتیں بکثرت اُن کو دی گئیں۔ پر آنحضرت نے اپنے پاک ہاتھوں کو دُنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا ......

وہ غرض جود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبتِ الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاقِ فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء میں ایسے ظاہر کئے جن کی مثل نہ کبھی دُنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہو گی۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۲۵۰ تا ۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱۱) (باقی آئندہ)

افسوس! اہلیہ محترم محمد دین خان صاحب درویش وفات پا گئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس! محترمہ عصمت النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین خان صاحب درویش قادیان عارضہ قلب گنگا ہسپتال امرتسر میں صرف دو دن زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۲ ؍ ۳ ؍ ۸۵ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر قریباً ۵۸ سال تھی۔

مرحومہ مکرم مولوی فضل دین صاحب آف بنگہ ضلع جالندھر حال مقیم ربوہ کی بیٹی تھیں۔ آپ کا نکاح قبل از تقسیم ملک مکرم محمد دین خان صاحب درویش کے ساتھ ہو چکا تھا کہ حالات کی ناسازگاری کے باعث آپ کو بھی والدین کے ساتھ پاکستان ہجرت کرنا پڑی۔ حالات سازگار ہونے پر آپ ۱۹۵۲ء میں واپس قادیان آ گئیں اور محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مرحوم کے مکان پر آپ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ مرحومہ پابندِ صوم و صلوٰۃ، دعاگو، ملنسار، مہمان نواز اور ہر ایک سے ہمدردی رکھنے والی خاتون تھیں۔ درویشی کا ۳۳ سالہ عرصہ اپنے شوہر کی رفاقت میں انتہائی صبر و استقلال سے گذارا اور ہر قسم کے سرد و گرم کا نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

مورخہ ۳ ؍ ۳ ؍ ۸۵ء کو مرحومہ کی میت امرتسر سے قادیان لائی گئی۔ تجہیز و تکفین کے بعد بعد نمازِ ظہر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے صحن مدرسہ احمدیہ میں آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آپ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا اور قطعہ صحابہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور ... چھوڑے ہیں۔ آپ کی بڑی بیٹی عزیزہ ... شادی کے بعد سے امریکہ میں مقیم ہیں اور وہاں کی لجنہ کی ... ہیں۔ اسی طرح آپ کے بڑے بیٹے عزیز نصیر احمد خان سلمہ کی بھی شادی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ... [illegible] ... نوازے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

تین پُر عظمت کارنامے

از مکرم مولوی شہید الحق صاحب شمسی نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

یوم مسیح موعودؑ کے اس نہایت مبارک موقعہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے شمار پر شوکت کارناموں میں سے صرف تین کارنامے اختصاراً پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو ۱۸۹۵ء کو منصۂ شہود پر آئے۔

عربی زبان کا اُم الالسنہ ہونا

اسی سال حضور علیہ السلام نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا انکشاف فرمایا کہ تمام زبانوں کی ماں عربی زبان ہے۔ اسی سے نکل کر دوسری زبانیں عالم وجود میں آئی ہیں۔ آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "منن الرحمٰن" میں پانچ قطعی اور زبردست دلائل سے ثابت کر دکھایا کہ عربی زبان ہی ام الالسنہ اور کامل اور الہامی زبان ہے۔ دلائل کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱):۔ عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے یعنی انسانی ضرورتوں کو وہ مفردات پوری مدد دیتے ہیں۔ اور دوسری لغات اس سے بے بہرہ ہیں۔

(۲):۔ عربی میں اسماء باری اور اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضائے انسان کی وجوہ تسمیہ بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہیں۔ دوسری زبانیں ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

(۳):۔ عربی کے موادِ الفاظ کا تسلسل بھی ایک مستقل نظام رکھتا ہے۔ اور اس نظام کا دائرہ تمام افعال اور اسماء کو جو ایک ہی مادہ کے ہیں۔ ایک سلسلہ حکمیہ میں داخل کر کے ان کے باہمی تعلقات دکھلاتا ہے اور یہ بات اس کمال کے ساتھ دوسری زبانوں میں پائی نہیں جاتیں۔

(۴):۔ عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔ یعنی زبان عربی الف لام اور تنوینوں اور تقدیم و تاخیر سے وہ کام نکالتی ہے۔ جس میں دوسری زبانیں کئی فقروں کے جوڑنے کی محتاج ہوتی ہیں۔

(۵):۔ عربی زبان ایسے مفردات و تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے کہ جو انسان کے تمام باریک در باریک دلی خیالات کا نقشہ کھینچنے کے لئے کامل وسائل ہیں۔

بظاہر یہ ایک علمی تحقیق ہے۔ مگر اگر بنظر غائر سے دیکھا جائے تو اس کے ذریعہ سے آپؑ نے اسلام کی فتح کی بنیاد رکھ دی ہے۔ کیونکہ جب دنیا کے لسانیات کے ماہر اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ "ام الالسنہ" صرف عربی ہے تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ الہٰی کتابوں میں سے اعلیٰ، ارفع، اتم، اکمل اور خاتم الکتب قرآن مجید اور رسولوں میں سے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

اس سلسلہ میں حضرت اقدسؑ کی قائم کردہ بنیادوں پر مفصل ریسرچ کرنے کی سعادت مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور خلف الرشید حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی ہے۔ آپ کی طرف سے بڑی علمی اور ایمان افروز کتب شائع ہو چکی ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

قبر مسیح کا انکشاف

اسی سال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے اس حقیقت کو بھی پیش کیا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب کے زخموں سے "مرہم عیسیٰ" یا "مرہم حواریین" کے استعمال سے شفایاب ہونے کے بعد کشمیر تشریف لے آئے اور سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے جو اصل شہر سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر عام خلائق کی زیارت گاہ اور "یوز آسف" نبی کی قبر سے موسوم ہے۔

حضورؑ کے اس نہایت اہم انکشاف کا منظر عام پر آنا تھا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں کی طرف سے اس کی زبردست مخالفت اُٹھ کھڑی ہوئی۔ مگر خدا تعالےٰ جب اپنے مامور کی زبان سے کسی حقیقت کا اعلان کرواتا ہے تو اس کی گواہی کے لئے خارق عادت رنگ میں شواہد بھی پیدا کر دیتا ہے۔ یہی معاملہ یہاں بھی ہوا جو نہی آپؑ نے یہ انکشاف فرمایا زمین سے نہایت قیمتی دستاویزات اور اہم آثار قدیمہ برآمد ہونے کا ایک غیر معمولی سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ ہندوستان میں دو سکے دستیاب ہوئے جن میں سے ایک پر حضرت مسیح علیہ السلام کا نام پالی زبان میں کندہ تھا اور دوسرے پر آپ کی تصویر بھی۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد اس ملک میں ضرور تشریف لائے تھے۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ...)

علاوہ ازیں سکندریہ سے اسیری فرقہ صوفیاء کا ایک خط برآمد ہوا جس میں صاف لفظوں میں یہ ذکر تھا۔ کہ حضرت مسیح صلیب سے زندہ اُتار لئے گئے تھے۔ اور اسیری فرقہ کے لوگوں نے ان کے بچانے اور علاج معالجہ کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور آپ شفا یاب ہونے کے بعد ایک طویل اور تھکا دینے والے سفر پر روانہ ہو گئے۔ مگر شہر میں یہ افواہ مشہور ہو گئی کہ مسیح بادلوں میں اُٹھایا گیا اور آسمان پر چلا گیا ہے۔ اس خط کا انگریزی ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی انڈو امریکن بک کمپنی شکاگو نے The Crucifixion by an eye witness کے نام سے شائع کر دیا گیا۔

اس کتاب کا اُردو ترجمہ حضرت میاں معراج الدین صاحب عمرؓ نے (واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت) کے نام سے مارچ ۱۹۱۳ء میں شائع کیا تھا۔

اس عظیم شہادت سے متأثر ہو کر غیر احمدی مسلمانوں کے ایک بڑے لیڈر مکرم محمد عنایت اللہ خان المشرقی الہندی نے اپنی تصنیف "تذکرہ" میں اس شہادت کی قرآن کریم کی آیات سے تطبیق دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی تائید کی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے بعد بے شمار شہادتیں جمع ہوئیں اور ہو رہی ہیں جن سے اظہر من الشمس ہو کر یہ حقیقت سامنے آگئی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ ہی اُترے تھے اور پھر مشرق کی طرف ہجرت کر گئے۔ اور طبعی عمر پا کر فوت ہوئے تھے۔ مثلاً حضرت مسیحؑ کی جوانی اور بڑھاپے کی تصویریں بھی "انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا" سے مل گئی ہیں۔ اٹلی کے شہر ٹورن سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا دو ہزار سالہ پرانا کفن بھی ملا ہے جس میں حضرت مسیحؑ واقعہ صلیب کے بعد لپیٹے گئے تھے۔ تصویر کشی کی مدد سے یہ امر پوری طرح کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اور جرمن سائنسدانوں کے اس انکشاف نے دنیا میں زلزلہ برپا کر دیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تھے۔ اور یورپ میں اس عقیدہ پر ایک بڑی فاؤنڈیشن قائم ہو چکی ہے بے شمار کتب اس موضوع پر شائع ہو رہی ہیں۔ جب کہ ۱۹۷۶ء سے اس کفن کی تحقیق کا کام شروع ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک جرمن نوجوان مسٹر Heinz Neber (ہنیس نیبر) نے بڑی سرگرمی دکھائی ہے جنہوں نے ۲۳ فروری ۱۹۷۶ء کو خواب میں حضرت مسیحؑ کی زیارت کی اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیحؑ نے فرمایا تھا کہ:-

"سنو غور سے سنو! میں نے صلیب پر جان نہیں دی"

(مقدس کفن صفحہ ۱۶۳)

مسٹر ہنیس نیبر کا ہی یہ بیان ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے خواب میں ان کو اپنا یہ پیغام لکھوایا تھا کہ:-

"میں صلیب پر فوت نہیں ہوا۔ میرے ہاتھ اور پاؤں کے زخموں نے میری طاقت سلب کر لی تھی۔ اور بدن کا رواں رواں جل رہا تھا۔ جسٹینس نے میری پسلی چھید ڈالی تھی نیچے سے مجھے بھالا مارا گیا تھا۔ مگر میرے دل کو کوئی گزند نہ پہنچی میرے پہلو سے خون بہنے لگا۔ میں بے جان ہو گیا لیکن مرا نہیں میرا دل چل رہا تھا۔ میرے زخموں پر مرہم لگائی گئی یوسف آرمیتیہ نے مجھے چٹان والی قبر میں رکھا تا میرے جسم کو آرام مل سکے اسی آرام سے میرے قلب کو تقویت ملی اور پھر میں ہوش میں آگیا" (مقدس کفن صفحہ ۱۶۲)

بہرحال یہ ایک عظیم انکشاف ہے جس کے نتیجہ میں سنجیدہ عیسائی اسلام اور احمدیت کی آغوش میں آرہے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب کہ عیسائی مدبرین کفارہ کے عقیدہ کو ترک کر کے فوج در فوج ہو کر احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

حضرت باوا نانک کا عرشی چولہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا بہت عزت و احترام کرتے تھے ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں:

بود نانک عارف مرد خدا
رازہائے معرفت را راز کشا

حضورؑ نے تقریباً ۱۸۹۵ء میں کشف

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۷ پر)

دعوت الی اللہ کیلئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جوش اور تڑپ

مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعوت الی اللہ کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کی مقدس زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا پیغام دنیا تک پہنچانے کی شدید تڑپ آپ کے اندر ہر وقت موجزن رہتی تھی کہ کسی طرح مخلوق اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ گواہ ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر سانس داعی الی اللہ کی حیثیت میں گذرا۔ آپ کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ حوائج ضروریہ کے لئے بھی جو وقت خرچ ہوتا ہے وہ بھی خدا کی راہ میں صرف ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

”ہم نے اپنی زندگی میں کوئی کام دنیوی نہیں رکھا۔ ہم ..... جہاں ہوں ہمارے انفاس اللہ ہی کی راہ میں ہیں۔“

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۹۹)

چنانچہ آپ کی زندگی ایک ہنگامہ خیز زندگی تھی۔ تمام مذاہب کو دعوت مقابلہ۔ چیلنج۔ مد مقابل کے مقابلہ پر نہ آنے کی صورت میں ترغیب کے لئے انعامات مقرر کرنا۔ اور دعوت مباہلہ۔ اشتہارات۔ نشانات و معجزہ نمائی۔ کتب کی اشاعت، ملاقاتیں مختلف شہروں میں تقریریں۔ مباحثے، رسالے میگزین اخبارات، تبلیغی خطوط غرض ہر وہ ذرایع جو تبلیغ کے لئے موزوں اور میسر تھا بروئے کار لائے۔ اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور یہ سب کچھ کسی عہدے، شہرت، منصب، مقام۔ برتری یا حکومت کے لئے نہیں تھا بلکہ خالصتاً مخلوق کی ہمدردی اور خالصتاً للہ تھا۔ کہ تا مخلوق اپنے حقیقی خالق و مالک کی طرف لوٹ آئے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والی ہو۔ حضور اسی ضمن میں فرماتے ہیں:۔

ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلت سے ہو راضی اس پہ سو عزت نثار
مجھ کو بس ہے وہ خدا عہدوں کی کچھ پروا نہیں
ہو سکے تو خود بنو مہدی بحکم کردگار

پھر فرماتے ہیں:۔

”اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس

دنیا کے جاہ و جلال کو نہیں چاہتا۔“

(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳)

اشتہارات

حضورؑ نے تبلیغ دین حق کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ان میں سے یہ ہے کہ آپ نے متعدد تبلیغی اشتہارات شائع کر کے ہزاروں لوگوں کے پتے لکھ کر انہیں بھجوائے ایسی ہی ایک کوشش کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

”یہ عاجز اس قوتِ ایمانی کے جوش سے عام طور پر دعوتِ اسلام کے لئے کھڑا ہوا۔ اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوتِ اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیانِ ملک کے نام روانہ کئے۔ یہاں تک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیر اعظم تخت انگلستان گلیڈسٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات و خطوط روانہ کئے گئے۔ جن سے ایک صندوق پُر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجز قوت ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔“

(روحانی خزائن جلد سوم حاشیہ صفحہ ۱۱۵)

(دعوت الی اللہ کوئی آسان کام نہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

دعوت ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم میں کوہِ ماراں ہر گذر میں دشتِ خار

جب تک عشق کی حد تک انسان کو جنون اور تڑپ نہ ہو کون ہے جو ان مصائب کا بار خود گلے میں ڈال لے۔ اسی لئے تو آپ فرماتے ہیں:۔

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خارِ مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

جنونِ عشق کی دیوانگی میں آپ تبلیغ کے نئے نئے راستے سوچتے رہتے۔ ایک دفعہ حضورؑ کو خیال آیا کہ بڑے بڑے شہروں میں بھی جا کر دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کیا جائے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

”نہیں معلوم کس وقت موت آجاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے ہم نے پورا کر دیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں۔ اور بعض مولویوں کے کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہیں..... اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جا کر بذریعہ تقریروں کے لوگوں پر اتمام حجت کی جاوے۔ اور ان کو بتلایا جاوے ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں۔“

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۱۲-۲۱۳)

چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ لیکچر لدھیانہ، لیکچر سیالکوٹ اور لیکچر لاہور وغیرہ کتب جو چھپ چکی ہیں یہ ان بڑے بڑے شہروں کی تقریریں ہیں جو بعد ازاں کتابی صورت میں چھاپی گئیں۔ غرض ہر پہلو سے آپ نے اتمام حجت کیا اور ہر ذریعہ کو استعمال کیا جو کہ تبلیغ کے لئے موزوں و میسر تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

”معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے ہر تو اب ہم اپنے کام کو ختم کر چکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو۔ البتہ اب تو ہماری طرف سے دعائیں باقی ہیں۔ خدا نے بھی کوئی امر باقی اٹھا نہیں رکھا۔ معجزات اس کثرت اور ہیبت سے دکھائے ہیں کہ دشمن ان کی عظمت اور شوکت کو مان گئے ہیں۔ اب اگر کوئی ہدایت نہ پاوے تو یہ ہمارے اختیار کی بات نہیں۔“

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۹۹)

چنانچہ دشمن کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دعوت الی اللہ کے لئے ہر ذریعہ کو اختیار فرمایا۔ ولیم کینٹویل۔ اسمتھ؟ ڈی۔ ایس۔ او۔ او۔ بی۔ ای۔ ایچ کتاب ایکس پینشن آف اسلام EXPANSION OF ISLAM میں لکھتا ہے:۔

”احمدیہ فرقہ کے بانی ایک نہایت کامیاب مبلغ ثابت ہوئے اور انہوں نے موجودہ زمانے کی ہر سہولت کو استعمال کیا۔ اخبارات۔ رسالے۔ اور میگزین جاری کئے اور بہت زیادہ لٹریچر پیدا کیا ...... اسلام نہ صرف سر بلندی حاصل کر رہا ہے بلکہ ساری دنیا کے مذاہب کو چیلنج دے رہا ہے۔ اسلام عیسائیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ اس کے عقائد کا مذاق اڑا رہا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے ہے **تا اسلام ساری دنیا پر اپنا سکہ جما لے۔**“

جذبۂ تبلیغ کے لئے عشق، جوش اور تڑپ کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں۔ سب سے بڑا کام آپ کا یکسر الصلیب کی پیش گوئی کو پورا کرنا اور عیسائیوں کے باطل عقائد کو جھوٹا ثابت کر کے انہیں خدائے واحد کا سچا اور مخلص پرستار بنانا تھا۔ ربّنا المسیح کی جگہ ربّنا اللہ کا اقرار اور نعرہ لگوانا اور تثلیث کی جگہ توحید کا قیام کرنا تھا۔ اس غرض کے لئے آپ نے عیسائیوں کو بار بار مخاطب فرمایا۔ حضورؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

”کہاں ہے کوئی ایسا عیسائی جس میں یسوع مسیح کی بیان کردہ نشانیاں پائی جاتی ہوں۔ پس یا تو انجیل جھوٹی ہے یا عیسائی جھوٹے ہیں..... اٹھو عیسائیو اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے بیشک ذبح کر دو۔ ورنہ آپ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ اور جہنم کی آگ پر آپ لوگوں کا قدم ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔“

(روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۷)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

[illegible]

کہ آپ کو تبلیغ اسلام اور دعوت الی اللہ کا بڑے جوش جذبہ اور تڑپ سے سر انجام دینے کا بے انتہا شوق تھا بلکہ آپ کی یہ بھی شدید خواہش اور تڑپ تھی کہ ساری جماعت دعوت الی اللہ جیسے اہم فریضہ کو ضرور کرے کہ آپ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچا دیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کرکے دکھانے والے ہوں ..... ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں ..... تبلیغ سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔ .... اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خبر ہی کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴۲-۱۴۱)

نوجوانوں سے خطاب

حضور نے اپنی جماعت کے نوجوانوں کو بھی مخاطب کیا ہے۔ اور ساتھ ہی بہت پیاری دُعا بھی دی ہے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربتِ اسلام رحم آید
باصحابِ نبی نزدِ خدا نسبت شود پیدا
اگر امروز غیرتِ عزتِ دیں در شما جوشد
شمارا نیز در اللہ رتبت و عزت شود پیدا
بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں ست ایں بہر حالت شود پیدا
کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار اُو را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کار و بار و حالِ اُو جنت شود پیدا

ترجمہ :-

(۱) اے نوجوانو کمر ہمت کس لو تا کہ دین میں قوت وطاقت پیدا ہو جائے اور ملت کے باغ میں بہار اور رونق آجائے۔

(۲) اگر دوستوں کو اسلام کی غربت دیکھ کر رحم آجائے تو وہ خدا کے نزدیک صحابہ نبیؐ کا رتبہ اور درجہ پاجائیں گے۔

(۳) اگر آج تمہارے اندر دین کی عزت کے لئے غیرت پیدا ہو جائے تو تم خدا کے ہاں ایک بڑا رتبہ اور عزت پاجاؤ گے۔

(۴) اے دوست (دین کی) نصرت یہ تو مفت کا ثواب ہے جو تجھے ملیگا۔ ورنہ یہ تو آسمان کا فیصلہ ہے (یعنی غلبہ اسلام) جو بہرحال پورا ہو کر رہے گا (خواہ کوئی دین کی مدد کرے یا نہ کرے)

(۵) پھر دُعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے کریم خدا ایسے شخص پر سینکڑوں فضل نازل فرما جو دین کا ناصر ہے اور دین کی مدد کرتا ہے۔ اگر کبھی کوئی بلا یا آفت اس پر آئے تو اس کو دور فرما۔

(۶) اے خدائے قادر مطلق ایسے شخص کو تو ہمیشہ خوش رکھ۔ اور اس کے ہر کاروبار اور ہر حالت میں جنت کے سامان پیدا فرما دے۔

پس احمدی نوجوانوں کو مسیح پاک کی آواز پر لبیک کہہ کر آپ کی دُعاؤں کا وارث بننا چاہیئے۔ آج دُنیا کی تقدیر جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے اور انہیں کے ذریعہ سے یہ انقلاب عظیم رونما ہوگا کہ فوج در فوج لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے پناہ لیں گے۔ آج وقت ہے کہ احمدی اُٹھیں اور دُنیا میں پھیل جائیں جہاں جائیں پُر جوش طریق سے دعوت اِلی اللہ کا فریضہ ادا کریں اور اپنے آقا کی اس خواہش کو پورا کر دیں کہ ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج

آج خلیفۃ اللہ فی الارض بھی اسی کام کے لئے پکار رہے ہیں وہ احباب کو فرما رہے ہیں کہ تم نے ہی محبت کی وہ بنسیاں بجانی ہیں کہ جن کی لے پر ساری دُنیا نے تمہارے پیچھے چلنا ہے۔ حضور ساری جماعت کو متوجہ فرما رہے ہیں کہ تم ہی نے اس دُنیا کے رہنما بننا ہے اور تم نے ہی خدا کے فضلوں کے وارث ہونا ہے۔

پس احباب جماعت اپنی کمر ہمت کس لیں اور اپنے پیارے آقا کی اس خواہش کو پورا کر دیں۔

خُدا کی محبت کی بنسیاں

اے احمدی نوجوانو! اُٹھو اور دُنیا میں پھیل جاؤ اور خدا کی محبت کی وہ بنسیاں بجاؤ جو اس دور کے کرشن نے تمہیں عطا کی ہیں .... آپ ہیں جن کی بنسیاں جیتیں گی آپ ہی ہیں جن کے پیچھے دنیا کے دل موڑے جائیں گے اور وہ آپ کے پیچھے ہجوم در ہجوم اور جوق در جوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کی محبت کی جنت میں داخل ہونے کے لئے آجائیں گے .... پس اے احمدی نوجوانو! اُٹھو کہ تم سے آج دُنیا کی تقدیر وابستہ ہے تم نے حیات بخش نغمے گانے ہیں۔ تم نے دُنیا کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت عطا کرکے زندہ کرنا ہے۔ جاؤ اور پھیل جاؤ دُنیا میں۔ جاؤ فتح ونصرت تمہارے قدم چومے گی۔ کیونکہ خدا کی یہ تقدیر ہے جو بہر حال پوری ہو گی۔ دُنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے .... میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے نظر آرہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں اور میں اس کی چاپ سُن رہا ہوں خدا کی قسم "

(تقریر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۸۲ء)

شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

تحریر فرمودہ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

اوّل :- بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم :- یہ کہ جھوٹ اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم :- یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم :- یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم :- یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم :- یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم :- یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم :- یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم :- یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم :- یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

شیعہ کتب کی روشنی میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شیعہ حضرات پر اتمام حجت

از مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء انچارج احمدیہ مسلم مشن شاہجہانپور

درج ذیل فارسی اشعار ظاہر کرتے ہیں کہ شیعہ علماء کو اس امر کی کو قدر تڑپ تھی کہ وہ اُس موعود امام مہدی کو دیکھیں جن کے ذریعہ دُنیا میں عدل و انصاف ظاہر ہوسے

بیا اے امام صداقت شعار
کہ بگذشت حد از غم انتظار
ز روئے ہمایوں بیفگن حجاب
عیاں ساز رخسار چوں آفتاب
برون آئے از منزل اختفاء
نمایاں کن آثار مہر و وفاء
(غایۃ المقصود ص۱۸۹)

یعنی اے امام صداقت شعار آ کہ انتظار کا غم حد سے بڑھ گیا ہے اپنے مبارک چہرہ سے پردہ ہٹا اور سورج جیسا چہرہ ظاہر فرما۔ پوشیدہ جگہ سے باہر آ اور محبت و وفا کے آثار ظاہر فرما۔
اسی طرح مشہور صوفی بزرگ شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری کی طرف یہ اشعار منسوب کئے گئے ہیں کہ ؎

صد ہزاراں اولیاء روئے زمیں
از خدا خواہند مہدیؑ را یقیں
یا الٰہی مہدیم از غیب آر
تا جہاں عدل گیرد آشکار
(الصراط السوی ص۴۸۶)

یعنی روئے زمین کے لاکھوں اولیاء خدا سے مہدیؑ کا آنا چاہتے ہیں۔ یا الٰہی میرے مہدیؑ کو غیب سے ظاہر کر تا دُنیا میں عدل و انصاف ظاہر ہو۔
اسی طرح امام غائب تجینی جناب برضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے تأسف کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔
"سَیِّدِیْ غَیْبَتُکَ نَفَتْ رُقَادِیْ"
اے میرے سردار تیری غیبت نے میری نیند کھو دی ہے اور دل کا چین چھین لیا ہے۔"
(الصراط السوی ص۴۸۵)

شدت انتظار کے اسی عرصہ میں قادیان کی گمنام بستی سے امام منتظر حضرت مہدی موعود علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا:۔
"مجھے بذریعہ وحی الٰہی ... یہ بتلایا گیا کہ وہ مسیح جو امت ... کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا ..... جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ مَیں ہی ہوں۔"
(تذکرۃ الشہادتین ص۲)

امام مہدی کا نام

آپ علیہ السلام عین ان پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے جو آپؑ کے ظہور کے بارہ میں پہلے سے موجود تھیں۔ چنانچہ شیعوں کی کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ ص۶ پر آپؑ کے نام کے بارہ میں یوں پیشگوئی ہے:۔
"عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ ...... قَالَ سَمَّی اللّٰہُ الْمَھْدِیَّ الْمَنْصُوْرَ کَمَا سُمِّیَ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ وَ مَحْمُوْدٌ وَ کَمَا سُمِّیَ عِیْسَی الْمَسِیْحُ۔"
ترجمہ:۔ ابو جعفر سے روایت ہے کہ ...... نام رکھا ہے اللہ نے مہدیؑ کا منصور جیسا کہ نام رکھا ہے اس کا احمدؐ، محمدؐ، محمودؐ اور جیسا کہ اس کا نام رکھا ہے عیسیٰ مسیح۔
اس روایت میں جہاں مہدی کا نام احمد اور عیسیٰ مسیح بیان کیا گیا ہے وہاں شیعہ اصحاب کی کتب میں آنے والے موعود کے باپ کا نام بھی مرتضیٰ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے داؤد نے پوچھا کہ
"مَا اِسْمُہٗ قَالَ اِسْمُہٗ اِسْمُ نَبِیِّیْ وَ اِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ وَصِیِّیْ"
(بحار الانوار جلد ۱۳ ص۲)
مہدی کا کیا نام ہے؟ فرمایا اس کا نام نبی کا نام ہے اور اس کے باپ کا نام وصی (یعنی حضرت علی مرتضیٰ) کا نام ہے۔

آنے کا وقت

حضرت ابو جعفر ... نے کہا ... کہ آنے والا موعود کب ... آئے گا فرمایا
"اِذَا سَارَتِ الرُّکْبَانُ بِبَیْعَۃِ الْغُلَامِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَرْفَعُ کُلُّ ذِیْ صِیْصِیَۃٍ لِوَاءً"
یعنی جب سواریاں یہ خبر لے کر چلیں گی کہ غلام کی بیعت ہو رہی ہے اُس وقت ہر قلعدار اپنا جھنڈا کھڑا کریگا یعنی بادشاہوں پر بادشاہتیں چڑھائیاں کریں گی اس کی تشریح میں آگے لکھا ہے
"قُلْتُ لَہٗ مَا سَارَتِ الرُّکْبَانُ اَیُّ شَیْءٍ ... قَالَ اَنْ تُبَایِعَ الْغُلَامُ اَیِ الْقَائِمُ"
(بحار الانوار جلد ۱۳ ص۶)
یعنی سارت الرکبان کا مطلب یہ ہے کہ خبر پھیل جائے گی کہ غلام کی بیعت کی جا رہی ہے غلام سے مراد قائم ہے یعنی مہدی۔
ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ شیعہ کتب کی روشنی میں آنے والے موعود کا نام احمد اور عیسیٰ مسیح ہوگا اور اس کے زمانہ میں بادشاہتیں ایک دوسری پر چڑھائی کریں گی۔
پس حضرت مرزا غلام احمد مہدی موعود علیہ السلام احمدؐ بھی ہیں اور عیسیٰ مسیح بھی جیسا کہ خدا نے آپ کو احمد اور عیسیٰ کے نام سے مخاطب فرمایا۔ اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے اور یہ خیال غلط ہے کہ مہدی اور ہے اور مسیح الگ وجود ہوں گے۔ ... افسوس اکثر شیعہ ... [illegible] ... نہیں پہچانا۔

شیعہ حضرات پر اتمام حجت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیعوں پر اتمام حجت کے لئے ان کے علماء اور مجتہدین کو دعوت مباہلہ بھی دی ہے جیسے کہ سر الخلافہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔
"... [illegible] ...
اِفْتَحْ ... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... "

عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔
فَاِنْ لَّمْ یَظْہَرْ اَثَرُ دُعَائِیْ اِلٰی سَنَۃٍ فَاَقْبَلُ لِنَفْسِیْ کُلَّ عُقُوْبَۃٍ وَ اُقِرُّ بِاَنَّہُمْ کَانُوْا مِنَ الصَّادِقِیْنَ وَ مَعَ ذٰلِکَ اُعْطِیْ لَہُمْ خَمْسَۃَ اٰلَافٍ مِّنَ الدَّرَاہِمِ الْمُرَوَّجَۃِ وَ اِنْ لَّمْ اُعْطِ فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیَّ اِلٰی یَوْمِ الْاٰخِرَۃِ۔ وَ اِنْ شَاؤُا فَاَجْمَعُ لَہُمْ تِلْکَ الدَّرَاہِمَ فِیْ مَخْزَنِ الدَّوْلَۃِ الْبَرْطَانِیَّۃِ اَوْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنَ الْاَعِزَّۃِ اِلٰی ... لَا اُخَاطِبُ کُلَّ اَحَدٍ مِّنَ الْعَامَّۃِ اِلَّا الَّذِیْ یَنْسِجُ رِسَالَۃً فِیْ مِنْوَالِ ہٰذِہِ الرِّسَالَۃِ (سر الخلافہ)

اب مَیں شیعوں کو ایسے امر کی دعوت دیتا ہوں جو ان کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ ایسا امر ہے جو ہمارے اور ان کے درمیان مساوی حیثیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم میدان مباہلہ میں حاضر ہوں اور رب قہار کے حضور تضرع کریں۔ اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ پھر اگر میری دُعا کا اثر ایک سال تک ظاہر نہ ہو تو مَیں اپنے لئے ہر سزا قبول کرلوں گا اور اقرار کروں گا کہ شیعہ سچے تھے اور اس کے ساتھ ہی انہیں پانچ ہزار روپیہ رائج الوقت دوں گا۔ اگر نہ دوں تو مجھ پر قیامت کے دن تک لعنت ہو اور اگر وہ چاہیں تو میں یہ روپیہ سرکار برطانیہ کے خزانہ میں یا کسی معزز آدمی کے پاس جمع کرا دونگا
اس تحدی آمیز دعوت مباہلہ کے لئے حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے یہ شرط بھی پیش کی کہ آپ سے مباہلہ کرنے والا کوئی ایسا شیعہ ہونا چاہیئے جو کتاب سر الخلافت کے طریق پر ایک رسالہ بھی لکھے۔ اور لکھا کہ یہ طریق اس لئے اختیار کیا ہے کہ مباہلہ کرنے والا عالم اور دانا آدمی ہونا چاہیئے جسے عربی زبان ... [illegible] ... اور غیر عالم انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔
اس دعوت مباہلہ کے بعد شیعہ علماء اور مجتہدین میں سے کسی کو بھی ... [illegible] ... میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور ... اپنے سکوت سے آپؑ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی یعنی اسی طرح ... نجران کے عیسائی وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل ...
(باقی ... [illegible] ...)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارہ میں

اہل کلیسا کی طفل تسلیاں

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد

ماہنامہ "دین دنیا" دہلی کے دسمبر ۱۹۸۴ء کے شمارہ میں ایک خبر بعنوان "حضرت عیسیٰ کا ظہور بہت جلد" شائع ہوئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :-

"ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کی ایک اطلاع ہے کہ دو برس گزرے جبکہ لندن کے ایک مصور "بینجمن کریمیے" نے اس اینجلز کی ایک پریس کانفرنس میں بڑے وثوق کے ساتھ یہ اعلان کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ جن کو کہ حیات دوام حاصل ہے ان دنوں لندن کے علاقے ایسٹ اینڈ میں قیام فرما ہیں۔ اور ایک ایشیائی تارک وطن کی حیثیت سے وہاں آباد ہیں۔ ان کا ظہور ۳۰ر مئی ۱۹۸۲ء کو باقاعدہ طور پر لندن میں ہو جائے گا۔ مگر یہ پیشگوئی درست نہیں ثابت ہو سکی لیکن ابھی تک اس مصور کے اعتقاد میں لغزش نہیں آئی ہے اور یہ ۶۲ سالہ مصور اور اس کے ہزاروں ہم خیال ابھی تک حضرت عیسیٰ کے ظہور کے منتظر ہیں۔ اسی مصور نے اب دوبارہ اس خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں توقع ہے کہ جلد ہی حضرت عیسیٰ کا ظہور ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ اگلے ہفتہ ہی ظہور ہو جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس عقیدہ کے پیروکار آج کل حضرت عیسیٰ کے خیر مقدم کے لئے کافی چندہ جمع کر رہے ہیں۔ مصور بینجمن کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بجائے اُن کے ہمشکل کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ حضرت عیسیٰ دشمنوں سے بچ کر ہمالیہ پہاڑ پر چلے گئے تھے اور وہاں عبادت و ریاضت کرتے رہے اور اب لندن پہنچ چکے ہیں مگر ابھی تک روپوش ہیں۔ اور جلد ہی ان کا ظہور ہو گا انشاء اللہ۔ بہت سے لوگ تو اس مصور کو خبطی کہتے ہیں مگر پھر بھی اس کے ہم خیالوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے جو حضرت عیسیٰ کے ظہور کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔"

(رسالہ "دین دنیا" دہلی ماہ دسمبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۵)

یہ وہ طفل تسلیاں ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بجسدہٖ خاکی آسمان سے آمد کے منتظرین لوگوں کو دے رہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو ایک ہی شعر میں یہ جواب دیا ہے کہ

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی اب تو آ گیا ہفتم ہزار

اور دنیا گواہ ہے کہ ہر نیا دن جو طلوع ہوتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعلان کی صداقت کو ساتھ لے کر آتا ہے کہ

"کوئی عیسیٰ آسمان سے نہیں آئے گا۔ جس نے آنا تھا وہ وقت مقررہ پر مبعوث ہو چکا۔"

اس اقتباس میں ایک غلط اور باطل نظریہ یہ پیش کیا گیا ہے کہ

"حضرت عیسیٰ جن کو حیاتِ دوام حاصل ہے۔"

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حیاتِ دوام سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے کسی کو نہیں اور اس نظریہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کے دوران مسجد نبوی میں ہی یہ دلیل پیش فرما کر ہمیشہ کے لئے رد فرما دیا کہ :-

"اِنَّ رَبَّنَا حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَ اِنَّ عِیْسٰی اَتٰی عَلَیْہِ الْفَنَاءُ"

(اسباب النزول صفحہ ۵۳ از ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیساپوری متوفی ۴۶۸ھ طبع دوم مصری ۱۹۶۸ء)

یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا مگر عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔

اسی طرح جب مرض الموت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت تشویشناک ہو گئی تو انصار بے قراری سے مسجد نبوی کے گرد گھومتے پھر رہے تھے حضرت عباسؓ نے انصار کی اس کیفیت کو حضور کے سامنے پیش کیا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فضلؓ کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ یہ بے حد درد ناک منظر تھا۔ سر مبارک پر درد کرب کی وجہ سے پٹی بندھی ہوئی تھی اور کمزوری اور نقاہت کا یہ عالم تھا کہ منبر کے پہلے زینے پر ہی بیٹھ گئے۔ تمام صحابہ پروانوں کی مانند شمع کے گرد جمع ہو گئے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوں کو ہلا دینے والا خطبہ ارشاد فرمایا جس کو آج بھی پڑھا اور دیکھا جا سکتا ہے۔ اس خطبہ جامعہ میں آپ نے حیات دوام صرف خدا تعالیٰ کی ہی ذات کے لئے بیان فرمائی۔ اور اپنے سے پہلے تمام انبیاء کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

"یَآ اَیُّھَا النَّاسُ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِیِّکُمْ ھَلْ خُلِّدَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ فِیْمَنْ بُعِثَ اِلَیْہِ فَاُخَلَّدَ فِیْکُمْ اَلَا اِنِّیْ لَاحِقٌ بِرَبِّیْ"

(المواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۸۵ تالیف ابوبکر خطیب قسطلانی و مکاشفۃ القلوب صفحہ ۱۶۹ تالیف حضرت شیخ غزالی مطبوعہ مصر)

ترجمہ :- اے لوگو مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے خوفزدہ ہو گیا مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والا کوئی ایک نبی بھی ایسا گذرا ہے جو غیر طبعی عمر پا کر ہمیشہ زندہ رہا ہو؟ جو میں ہمیشہ زندہ رہوں گا؟ یاد رکھو کہ میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں۔

یہ ہے وہ اسلامی نظریہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا جس میں آپ نے اپنی وفات سے قبل بھی تمام سابقہ انبیاء کی وفات کا اعلان فرمایا اور حیاتِ دوام کسی نبی کی طرف منسوب کرنے والوں کے نظریہ کی اصلاح فرما کر خدا کے حضور حاضر ہوئے۔ اور سچ پوچھئے تو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بعد میں آنے والوں کے لئے یہی پیغام چھوڑا تھا کہ

"میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر نہ دیکھو گے"

(متی آیت ۳۹)

لیکن افسوس کہ آپ کی تعلیم کے خلاف آج پھر آپ کی آمد کے منتظر استقبال کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ یا للعجب۔

بقیہ صفحہ (۱۵)

مباہلہ سے فرار اختیار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی تھی

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اللہ تعالیٰ اثنا عشری احباب کو ان حقائق پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا وہ اس صداقت کو قبول کریں اور اُخروی نجات کے طالب و وارث بنیں۔ اللھم آمین

رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت

درج ذیل لجنات کی طرف سے گزشتہ دو یا تین ماہ کی رپورٹیں ملی ہیں :-

قادیان۔ دہلی۔ سکندر آباد۔ جڑچرلہ۔ بنگلور۔ شموگہ۔ یادگیر۔ ساگر۔ سورب۔ تیماپور۔ دیودرگ۔ کالی کٹ۔ شاہجہانپور۔ اوڈے۔ پودکٹیا۔ جمشید پور۔ موتی ہاری۔ خانپور ملکی۔ کلکتہ۔ کٹک۔ کرولائی۔ بھدرک۔ کیرنگ۔ محمود آباد۔ دھونسا بھی۔ ارکھ پیٹھ۔ سورو۔ کیندرا پاڑہ۔ سری نگر۔ بھدرواہ۔ یاری پورہ۔ ناصر آباد۔ راٹھ کیلہ۔

جبکہ مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی :-

حیدر آباد۔ چنتہ کنٹہ۔ وڈمان۔ محبوب نگر۔ آہلی۔ میلاپالیم۔ کیناڈور۔ کالیکٹ۔ مرکرہ۔ کروڑا کاپلی۔ کوڈالی۔ چیلاکرہ۔ ایرا پیرم۔ بمبئی۔ بھادنت۔ دانڈی۔ امروہہ۔ بھاگلپور۔ رانچی۔ مونگھیر۔ موسیٰ بنی۔ ٹھنڈ۔ برایتہ۔ بھوبنیشور۔ کوسمبی۔ گوپال پور۔ سیرلو۔ بنیا گاڑی۔ مانیکا گوڑا۔ تمنچی پاڑہ۔ ترکا۔ اسلام آباد۔ شورت۔ آسنور۔ چارکوٹ۔ اندورہ۔ مانڈوچی۔ جنگ۔ امیر تیہ۔

رپورٹ ناصرات الاحمدیہ بھارت :- جن ناصرات کی طرف سے گزشتہ دو یا تین ماہ کی رپورٹیں ملی ہیں اُن کے نام یہ ہیں۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ جڑچرلہ۔ یادگیر۔ کانپور۔ خانپور ملکی۔ کٹک۔ کیرنگ۔ محمود آباد۔ بھدرواہ۔ اور جن کی طرف کوئی رپورٹ نہیں ملی اُن کے نام یہ ہیں :-

چنتہ کنٹہ۔ سورب۔ تیماپور۔ آہلی۔ مدراس۔ پینگاڈی۔ مرکرہ۔ برہ پورہ۔ موتی ہاری۔ موسیٰ بنی۔ ٹھنڈ۔ مونگھیر۔ کرولائی۔ مانیکا گوڑا۔ بھدرک۔ سورو۔ سری نگر۔ اسلام آباد۔ یاری پورہ۔

نوٹ :- جو لجنات و ناصرات اپنی ماہوار رپورٹیں نہیں بھجوا رہیں وہ مہربانی فرما کر توجہ فرمائیں ورنہ سال کے آخر میں مقابلہ میں قابل نہیں کیا جائیگا۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ بابرکت انعقاد

● — محترمہ بالہ مریم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۱۷-۲-۸۵ کو مقامی لجنہ کے زیر اہتمام لودھی پور میں محترمہ امۃ الہادی صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی خاکسار نے نظم پڑھی ازاں بعد محترمہ آنزیلہ حمید صاحبہ محترمہ عابدہ انجم صاحبہ، خاکسار مبارکہ مریم، محترمہ مہر جہاں صاحبہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ، محترمہ صدر صاحبہ اجلاس اور محترمہ افروز جہاں صاحبہ نے تقاریر کیں اس دوران حفیظہ قدوس صاحبہ اور محبوب ظفر مند صاحبہ نے نظم پڑھیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق ایک تحریری امتحان بھی لیا گیا۔

● — محترمہ صبیحہ افسر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲۲-۲-۸۵ کو محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ امۃ المتین صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد عہد دہرایا گیا۔ محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی عزیزہ فریدہ دُردانہ صاحبہ نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا ازاں بعد محترمہ امۃ القدیر صاحبہ، محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صدر صاحبہ اجلاس نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ امۃ المتین صاحبہ، محترمہ طاہرہ تبسم صاحبہ اور عزیزہ فہمیدہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں امتحان دینی نصاب لجنہ ۱۹۸۴ء میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو انعامات تقسیم کئے گئے اور حاضرات کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

● — محترمہ طلعت عارف صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ موتی ہاری لکھتی ہیں کہ مورخہ ۱۸-۲-۸۵ کو محترمہ سیدہ عارفہ جمیل صاحبہ صدر لجنہ مقامی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر صاحبہ، مکرمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ سیدہ سہیلہ صاحبہ، خاکسار طلعت عارف اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں اس دوران عزیزہ سیدہ فرزانہ پروین اور عزیز سید اقبال احمد سلمہ نے نظمیں پڑھیں دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

● — محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھاگلپور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۵ کو جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ، محترمہ راشدہ خانم صاحبہ، محترمہ نجمہ مبارکہ صاحبہ، محترمہ تبسم یونس صاحبہ، محترمہ شاکرہ خورشید صاحبہ، محترمہ میمونہ ممتاز صاحبہ، محترمہ فرخندہ آفتاب صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں نظم اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ حاضرات کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔

● — محترمہ زاہدہ فرحت صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کیرنگ رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲۱-۲-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں محترمہ حذیفہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا، محترمہ امۃ العزیز صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ اور محترمہ ساجدہ بانو سلطانہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ، محترمہ عطرۃ النساء صاحبہ، محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ خاکسار زاہدہ فرحت اور محترمہ صدر صاحبہ اجلاس نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ مجلس بخیر وخوبی برخواست ہوئی۔

● — محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۴-۲-۸۵ کو الہ دین بلڈنگ میں جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ ساجدہ الہ دین صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ عزیزہ عطیہ سلطانہ سلمہا، محترمہ عطیہ رفیق صاحبہ اور خاکسار فرحت الدین نے تقاریر کیں اس دوران محترمہ فرحت بانو صاحبہ اور اختر سلطانہ رشیق صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ ازاں بعد محترمہ فیض النساء بائی صاحبہ کی طرف سے لجنہ کی لائبریری کے لئے وقف کردہ ایک کمرے کا محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نے افتتاح فرمایا۔ محترمہ فاطمہ بیگم اہلیہ مکرم مہر دین صاحب نے اپنی طرف سے شیرینی تقسیم کی۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

● — محترمہ مہر النساء صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کینڈرا پاڑہ اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲۰-۱-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزہ شمیمہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ نسیمہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ انجم آراء بیگم صاحبہ، محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ، مکرمہ عصمت آراء بیگم صاحبہ اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں اس دوران محترمہ مرشدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

● — مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ چڑچرلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۵ کو مکرم میر احمد اشرف صاحب کی تلاوت اور مکرم میر احمد اشتیاق صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم محمد ابراہیم خان صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھا ازاں بعد مکرم میر احمد اشرف صاحب مکرم میر احمد عارف صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

● — مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب گنیرگہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۲-۲-۸۵ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی بھلتو درویش کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم استاد عبدالحفیظ صاحب کی تلاوت اور عزیز طارق احمد دیودرگی کی نظم خوانی کے بعد خاکسار قریشی عبدالحکیم، مکرم استاد عبدالحفیظ صاحب، مکرم غلام ناظم الدین صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب دیودرگی۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی نے تقاریر کیں اس دوران مکرم غلام حمیدالدین صاحب، عزیز غلام عارف الدین۔ مکرم قریشی غلام احمد صاحب، اور مکرم ثاقب صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

تین پُرعظمت کارنامے — بقیہ صفحہ ۴

دیکھا تھا کہ باوا نانک رحمہ اللہ نے بھی آپؑ کی طرح اسلام ہی کے چشمہ صافی سے پانی پیا ہے۔

۱۸۹۵ء میں حضرت باوا نانک رحمہ اللہ کے چولہ صاحب کا انکشاف ہوا جو سکھ قوم میں عرشی چولہ کے نام سے مشہور ہے اور ہر سال ڈیرہ باوا نانک میں اس کی زیارت کے لئے میلہ لگتا ہے اسی سنہ میں حضرت اقدسؑ کو معلوم ہوا کہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے گوردوارہ میں باوا صاحب کا ایک چولہ ایک مقدس یادگار کے طور پر محفوظ ہے جس کے متعلق سکھ لوگ اپنی مذہبی روایات کی بنا پر بالاتفاق تسلیم کرتے ہیں کہ یہ چولا صاحب آسمان سے باوا صاحب کے لئے اترا تھا اور قدرت کے ہاتھ سے تیار ہوا تھا۔ اور قدرت کے ہاتھ سے باوا صاحب کو پہنایا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے چند صحابہ کرام کے ساتھ ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے اور چولہ صاحب کی زیارت کی دیکھا کہ اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کلمہ شہادت ان الدین عند اللہ الاسلام سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کی دوسری آیات لکھی ہوئی ہیں سکھ مذہب کے لئے اسلام کے حق میں یہ ایک بڑی عظیم الشان انکشاف تھا۔ حضور نے ۱۸۹۵ء میں ہی ایک انقلاب انگیز تصنیف "ست بچن" تصنیف فرمائی جس میں آپ نے پنڈت دیانند کے ان کا جواب دیا جو انہوں نے حضرت نانک رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش میں کئے تھے اور حضرت بابا نانک کی اسلام سے یگانگت ثابت کی۔

تقسیم ملک سے قبل سردار کرتار سنگھ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے جغرافیہ ضلع گورداسپور میں چولہ صاحب کا خاکہ شائع کر دیا تھا۔ اور یہ جغرافیہ بطور ریڈر سکولوں میں پڑھایا جاتا تھا۔ اُس کا خاکہ دیکھ کر ثابت ہوتا ہے کہ اس پر سوائے آیات قرآنی کے اور کسی زبان کا کوئی حرف نہیں۔ اور یہ بات ہمارے سکھ بھائیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

بہرحال یہ تینوں انکشافات جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۵ء میں فرمائے بڑی ہی عظمت کے حامل اور ان پرشوکت انکشافات کے نتیجہ میں دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب کا پیش خیمہ ہیں ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے تسنیم حیف
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

٭٭٭

REGD No. P/GDP-3 PHONE No.35
THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516
14th MARCH 1985 PRICE Rs. 1/25